Postal Reg. No. PB\0258\2002

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد 51

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

ہفت روزہ
بدر
قادیان

The Weekly BADR Qadian

شمارہ 41

شرح چندہ
سالانہ 200 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ £ یا
40 امریکن ڈالر
بذریعہ بحری ڈاک
10 پونڈ £

یکم شعبان 1423 ہجری 9 اخاء 1381 ہش 9 اکتوبر 2002ء

### اخبار احمدیہ

قادیان 15 اکتوبر 2002ء (مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفة المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمد للہ۔

کل حضور پُر نور نے مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور اللہ تعالیٰ کی صفت نور کی بصیرت افروز تشریح بیان فرمائی۔

پیارے آقا کی صحت و سلامتی، کامل شفایابی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کے لئے احباب دعائیں جاری رکھیں۔

# ہم تو جو کام کرتے ہیں وہ خدا تعالیٰ کے حکم اس کی اجازت اور اس کے اشارہ سے کرتے ہیں

## ……ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام……

**مذہبی مباحثات کے آداب:** اصل بات یہ ہے کہ ہم جانتے ہیں کہ ہر قوم میں کچھ شریف لوگ بھی ہوتے ہیں جن کا مقصد کسی بے جا حقارت یا کسی کو بے جا گالی گلوچ دینا یا کسی قوم کے بزرگوں کو برا بھلا کہنا ان کا مقصد نہیں ہوتا۔ مگر ہم تو جو کام کرتے ہیں وہ خدا تعالیٰ کے حکم اس کی اجازت اور اس کے اشارہ سے کرتے ہیں۔ اس نے ہمیں اس قسم کے زبانی مباحثات سے روک دیا ہوا ہے۔ چنانچہ ہم کئی سال ہوئے کتاب انجام آتھم میں اپنا یہ معاہدہ شائع بھی کر چکے ہیں اور ہم نے خدا سے عہد کیا ہے کہ زبانی مباحثات کی مجالس میں نہ جاویں گے۔ آپ جانتے ہیں کہ ایسے مجمعوں میں مختلف قسم کے لوگ آتے ہیں کوئی تو محض جاہل اور دھڑے بندی کے خیال پر آتے ہیں کوئی اس واسطے کہ تا کسی کے بزرگوں کو گالی گلوچ دے کر دل کی ہوس پوری کر لیں اور بعض سخت تیز طبیعت کے لوگ ہوتے ہیں سو جہاں اس قسم کا مجمع ہو ایسی جگہ جا کر مذہبی مباحثات کرنا بڑا نازک معاملہ ہے۔ کیونکہ آپ جانتے ہیں کہ جب دو شخص مقابل میں کھڑے ہوتے ہیں جب تک وہ یہ ثابت کر کے نہ دکھا دیں کہ دوسرا مذہب بالکل غلطی پر ہے اور اس میں صداقت اور روحانیت کا حصہ نہیں وہ مردہ ہے اور خدا سے اسے کوئی تعلق نہیں تب تک اس کو اپنے مذہب کی خوبصورتی دکھانی مشکل ہوتی ہے کیونکہ یہ دوسرے کے معائب کا ذکر کرنا ہی پڑے گا جو غلطیاں ہیں اس میں اگر ان کا ذکر نہ کیا جائے تو پھر اظہار حق ہی نہیں ہوتا تو ایسی باتوں سے بعض لوگ بھڑک اٹھتے ہیں۔ وہ نہیں برداشت کر سکتے۔ طیش میں آ کر جنگ کرنے کو آمادہ ہوتے ہیں۔ لہٰذا ایسے موقع پر جانا مصلحت کے خلاف ہے اور مذہبی تحقیقات کے واسطے ضروری ہے کہ لوگ ٹھنڈے دل اور انصاف پسند طبیعت لے کر ایک مجلس میں جمع ہوں۔ ایسا ہو کہ ان میں کسی قسم کے جنگ و جدال کے خیالات جوش زن نہ ہوں تو بہتر ہو۔ پھر ایسی حالت میں ایک طرف سے ایک شخص اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کرے اور جہاں تک وہ بول سکتا ہے بولے۔ پھر دوسری طرف سے جانب مقابل بھی اسی طرح نرمی اور تہذیب سے اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کرے۔ اسی طرح بار بار ہوتا رہے۔ مگر افسوس کہ ابھی تک ہمارے ملک میں اس قسم کے متحمل لوگ اور صبر اور نرم دلی سے تحقیق والے نہیں ہیں۔ ابھی ایسا وقت نہیں آیا۔ ہاں امید ہے کہ خدا تعالیٰ جلدی سے ایسا وقت لے آوے گا ہم نے تو ایسا ارادہ بھی کیا ہے کہ یہاں ایک ایسا مکان تیار کرایا جائے جہاں ہر مذہب کے لوگ آزادی سے اپنی اپنی تقریریں کر سکیں۔ درحقیقت اگر کسی امر کو ٹھنڈے دل اور انصاف کی نظر اور بردباری سے نہ سنا جاوے تو اس کی سچی حقیقت اور تہ تک پہنچنے کے واسطے ہزاروں مشکلات ہوتے ہیں۔ دیکھئے ایک معمولی چھوٹا سا مقدمہ ہوتا ہے تو اس میں جج کس طرح طرفین کے دلائل، انکے عذر وغیرہ کس ٹھنڈے دل سے سنتا ہے اور پھر کس طرح سوچ و بچار کر پوری تحقیقات کے بعد فیصلہ کرتا ہے۔ بعض اوقات سال ہی گزر جاتے ہیں۔ جب دنیا کے مقدمات کا یہ حال ہے تو دین کے مقدمات کا کیونکر دو چار یا دس بارہ منٹ میں فیصلہ کیا جا سکتا ہے۔ سائل کو سوال کرنا تو آسان ہے مگر جواب دینے والے کو جو مشکلات ہوتی ہیں انکا اندازہ کرنا مشکل ہے۔ ایک شخص اعتراض کر دیوے کہ نظام شمسی کے متعلق اور ستاروں اور زمین کے متعلق حالات مجھے بتا دو اور جتنے وقت میں میں نے سوال کیا ہے اتنا ہی وقت تمہیں دیا جاتا ہے کہ اتنے وقت کے اندر اندر جواب دو۔ ورنہ تم جھوٹے ہو۔ اب صاف عیاں ہے کہ جواب دینے والا کیا کرے۔ وہ جب تک کئی جز کی کتاب نہ لکھے تب تک جواب پورا نہ ہوتا ہوا۔ غرض اس طرح کی مشکلات ہیں جو ہم کو درپیش ہیں۔ یہ وجوہ ہیں جو ہمیں ان جلسوں میں جانے سے روکتے ہیں۔

**تلاش حق کے آداب:** اگر سائل ایسا کرے کہ لو صاحب میں نے سوال کیا ہے تم جبتک اسکا جواب کامل کرو میں خاموش ہوں تو جواب دینے والے کو بھی مزہ آوے۔ اصل میں جو باتیں خدا کیلئے ہوں اور جو دل خدا کی رضا کے واسطے ایسا کرتا ہے اور اس کا دل سچے تقویٰ سے پر ہے وہ تو کبھی ایسا نہیں کرتا۔ مگر آج کل زبان چھری کی طرح چلتی ہے اور صرف ایک حجت بازی سے کام لیا جاتا ہے۔ خدا کیلئے ایسا ہوگا تو وہ باتیں اور وہ طرز ہی اور ہوتی ہے۔ اور جو دل سے نکلتا ہے وہ دل ہی پر جا کر بیٹھتا ہے۔ حق جو کے سوال کی بھی ہم کو خوشبو آ جاتی ہے اور حق جو ہو تو اس کی سختی میں بھی ایک لذت ہوتی ہے۔ اس کا حق ہوتا ہے کہ جو امر اس کی سمجھ میں نہیں آیا اس کے متعلق اپنی تسلی کرائے اور جب تک اس کی تسلی نہ ہو اور پورے دلائل نہ مل جائیں تب تک بے شک وہ پوچھے ہمیں برا نہیں لگتا۔ بلکہ ایسا شخص تو قابل عزت ہوتا ہے۔ جو باتیں خدا کیلئے ہوتی ہیں وہ کہاں اور نفسانی ڈھکو نسلے کہاں؟

**اعتراض کرنے میں جلدی نہ کرو:** میں نے اپنی جماعت کو بارہا سمجھایا ہے کہ کسی پر اعتراض کرنے میں جلدی نہ کرو۔ ہر پرانا مذہب اصل میں خدا ہی کی طرف سے تھا مگر زمانہ دراز گزرنے کی وجہ سے اس میں غلطیاں پڑ گئیں ہیں۔ ان کو آہستگی اور نرمی سے دور کرنے کی کوشش کرو۔ کسی کو پتھر کی طرح اعتراض کو تختہ نہ دو۔ ہم دیکھتے ہیں کہ آج ایک کپڑا بازار سے لے کر سلایا جاتا اور پہنا جاتا ہے چند روز کے بعد وہ پرانا ہو جاتا اور اس میں تغیر آ کر کچھ اور کا اور ہی ہو جاتا ہے۔

**سچے مذہب کی علامت:** اسی طرح پرانے مذہب میں بھی صداقت کی جڑ ضرور ہوتی ہے۔ خدا راستی کے ساتھ ہوتا ہے اور سچا مذہب اپنے اندر زندہ نشان رکھتا ہے کیونکہ درخت اپنے پھلوں سے شناخت ہوتا

باقی صفحہ (16) پر ملاحظہ فرمائیں

## سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفة المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارہ میں تازہ اطلاع

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو گذشتہ چند روز سے کمزوری بہت زیادہ ہے۔ ہفتہ کے روز سپیشلسٹ Neurological نے گھر آ کر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کا معائنہ کیا اور انہوں نے مزید کچھ ٹیسٹ تجویز کیے ہیں۔ یہ ایک، دو روز میں انشاء اللہ ہو جائیں گے۔ اس کے بعد ڈاکٹر صاحبان فیصلہ کریں گے کہ طریق علاج میں اگر کوئی تبدیلی کرنے کی ضرورت ہے تو کی جائے۔ اللہ تعالیٰ معالجین کے علاج میں شفا عطا فرمائے۔ احباب شب و روز حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی درازیٔ عمر اور صحت و سلامتی و شفائے کاملہ عاجلہ کیلئے دعاؤں، صدقات اور نوافل کا سلسلہ جاری رکھیں۔ مولیٰ کریم اپنے فضل و کرم سے جلد از جلد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین۔

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان::

# عراق پر ایک اور حملے کی تیاری؟

(قسط - 3)

جہاں تک عراق پر آج سے بارہ سال قبل کئے جانے والے امریکی حملے کا تعلق ہے تو مسلم ممالک اُس موقع پر حد درجے کی مفاد پرستی اور موقع پرستی کا شکار تھے۔ انہوں نے امریکہ کی ہاں میں ہاں ملا کر اس وقت ایک ابھرتی ہوئی عظیم اسلامی مملکت کو تباہ و برباد کرادیا تھا اور ذرہ بھر بھی قومی حمیّت و غیرت کا مظاہرہ نہیں کیا تھا جن میں خاص طور پر سعودی عرب اور مصر شامل ہیں۔

گزشتہ عراق کی جنگ کے موقع پر مسلم ممالک خاص طور پر عرب ممالک کے لئے ایک اچھا موقع تھا کہ وہ امریکہ پر یہ بات واضح کرتے کہ اگر تم کویت کو انصاف دلانا چاہتے ہو تو تمہیں ان عرب ملکوں کو بھی انصاف دلانا چاہئے جن کے خطہ ہائے ارض پر اسرائیل نے قبضہ جما رکھا ہے اور واضح کرتے کہ جب تک تم وہ مقبوضہ خطے اسرائیل سے واپس نہیں دلواتے اور اسرائیل سے اقوام متحدہ کی قراردادوں پر عمل نہیں کرواتے تمہارا کویت کی آزادی اور اس کو انصاف دلانے کا اعلان صرف ایک ڈھونگ ہے۔ اس طرح عرب ممالک ایک طرف اسرائیل سے اپنے خطہ ہارئے ارض چھڑا لیتے تو دوسرے عراق کے قبضہ سے کویت بھی آزاد ہو جاتا۔ لیکن بدقسمتی یہ ہے کہ مشرق وسطی جو تیل کی پیداوار کے لحاظ سے دنیا کا امیر ترین علاقہ ہے اور جہاں دنیا کا ساٹھ فیصد تیل پیدا ہوتا ہے اپنی دفاع کی طاقت کے لحاظ سے اور صنعتی ترقی کے اعتبار سے اتنا ہی مغربی ممالک پر انحصار کرتا ہے اس پر طرہ یہ کہ اسلامی ملک بالخصوص عرب ممالک سخت قسم کی آپسی تفریق و انتشار کا شکار ہیں جن میں نہ تو اتفاق و اتحاد ہے اور نہ ہی ایک دوسرے کیلئے جذبہ ہمدردی اور دلداری۔ ہائے افسوس کہ بجائے خود عراق کو سبق سکھانے کے انہیں امریکہ سے درخواست کرنی پڑی کہ وہ ان کی زمینوں پر قابض ہو کر وہاں سے عراق کو سبق سکھائیں اور اسے ان کی آنکھوں کے سامنے تباہ و برباد کریں۔

عراق کی گزشتہ جنگ میں روزانہ ایک بلین ڈالر خرچ ہوئے یعنی ڈیڑھ ماہ کا خرچ تقریباً 50 بلین ڈالر تھا۔ دنیا کے بعض ممالک کو اپنے ساتھ ملانے کیلئے رشوت کے طور پر جو رقم امریکہ کو خرچ کرنی پڑی وہ اس کے علاوہ تھی جن میں بدقسمتی سے مسلمان ملک مصر بھی شامل تھا جس کو اس لڑائی میں امریکہ کا ساتھ دینے کیلئے بھاری بھر کم قرضے کی رقم جو 21 بلین ڈالر تھی معاف کی گئی۔ اسی طرح اسرائیل پر عراق کی طرف سے سکڈ میزائیل گرنے پر خاموش رہنے کے عوض میں 13 بلین ڈالر کی رقم انعام کے طور پر دی گئی۔ یہ حیرت انگیز خرچ اور پھر بے تحاشہ انسانوں کی ہلاکت جس کے مقابل پر ہیروشیما اور ناگاساکی کی ہلاکتیں کچھ بھی حقیقت نہیں رکھتیں دراصل اس لئے ہوئیں کہ مسلم ممالک آپس میں متحد نہیں اور حبل اللہ ان کے ہاتھ میں نہیں ہے جس کو وہ تھام سکیں اس طرح امریکہ اور اس کے تیس حلیف ممالک کو جھوٹے انصاف کے نام پر عراق پر حملہ کرنے کا موقع مل گیا تاکہ وہ ایک طرف تو کویت کے تیل کے کنووں پر اپنی اجارہ داری قائم رکھ سکیں اور دوسری طرف عراق جیسی ابھرتی ہوئی عظیم مسلم ریاست سے اسرائیل کا تحفظ کر سکیں۔ کیونکہ اسرائیل کو اگر کسی اسلامی ملک سے حقیقی حملے کا خطرہ تھا تو وہ عراق تھا اور عراق اپنی فراست کی کمی کے باعث محض اپنی انا کی خاطر اپنی عظیم طاقت کو طاغوتی قوتوں سے بچا نہیں سکا تھا اور جتنی طاقت حاصل کی تھی وہ ڈیڑھ ماہ کی خونریز جنگ میں ملیا میٹ کر دی اور بالآخر عراق کی جانب سے بھکمری اور افلاس کی خبریں اخبارات میں آئے دن آنے لگیں اور پھر وہ بیرونی دنیا کی طرف امداد کے لئے للچائی ہوئی نظروں سے دیکھنے لگا۔ اور افسوس ترین بات یہ ہے کہ اسرائیل کو تحفظ دلانے اور عراق کو ملیامیٹ کرانے میں مسلم ممالک کا بھی ہاتھ تھا۔

پس آج امریکہ کی طرف سے جو جنگ کا میدان تیار کیا جا رہا ہے وہ بھی دراصل خود غرضی اور مفاد پرستی پر مبنی ہے۔ صورت حال یہ ہے کہ برطانیہ کے ساتھ ساتھ سعودی عرب نے بھی اب تو دبی زبان سے عراق کے خلاف کاروائی میں حصہ لینے کا مَن بنا لیا ہے اور وہ دن دور نہیں کہ گزشتہ کی طرح کچھ اور ممالک بھی نہ نہ کہتے کہتے بعد میں امریکہ کا ساتھ دینے کی حامی بھر لیں گے۔ حیرت ہے کہ اسلامی ممالک نے گزشتہ بھیانک اور دردناک واقعہ سے اس مرتبہ بھی سبق حاصل نہیں کیا۔

شکر ہے صدر صدام حسین نے اپنی اَنا سے باز آ کر اقوام متحدہ کے انسپکٹروں کو بلاشرط واپس آنے کی اجازت دے دی ہے اور اب امریکہ کی اصل شکل کھل کر سامنے آ گئی ہے کیونکہ امریکہ تو چاہتا یہی تھا کہ صدام حسین اپنی ضد پر قائم رہے تاکہ اس بہانے اس پر حملہ کی راہ ہموار ہو سکے۔ یہی وجہ ہے کہ اس نے صدام حسین کے اس اعلان کے بعد بھی عراق پر حملہ کی ضد نہیں چھوڑی ہے۔ اور اب وہ افغانستان کے بعد ہر صورت میں عراق کو تباہ و برباد کر دینا چاہتا ہے۔ (باقی)

(منیر احمد خادم)

## دارالانوار قادیان میں جدید گیسٹ ہاؤس کا سنگ بنیاد

21 ستمبر 2002ء بروز ہفتہ محلّہ دار الانوار قادیان میں جدید گیسٹ ہاؤسز کے سامنے ایک اور گیسٹ ہاؤس کی سنگ بنیاد کی تقریب بعد نماز عصر ساڑھے پانچ بجے منعقد ہوئی۔

حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان کی صدارت میں تلاوت اور نظم کے بعد محترم چوہدری عبد الرشید صاحب آرکیٹیکٹ آف لندن نے تعارفی تقریر کی۔ جس میں پروجیکٹ کے متعلق تین پہلو کا ذکر کیا۔ پہلا یہ کہ یہ گیسٹ ہاؤس رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی فرزند حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وقت کی ترقیات کی جو پیشگوئیاں کی گئی تھیں ان کا مظہر ہے۔ دوسرے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ ایک وقت آئے گا کہ قادیان دریائے بیاس تک پھیل جائے گا اور آج اس گیسٹ ہاؤس کی تعمیر حضور اقدس کے اس ارشاد کی تکمیل کیطرف ایک قدم ہے۔ تیسرے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک الہام ہے وَسِّعْ مَکَانَکَ اس الہام کے موقع پر حضرت اقدس نے اَلدَّار میں اس الہام کو پورا کرنے کے لئے ایک چھوٹی سی توسیع بھی کی تھی۔ ہم دنیا میں بہت سارے ممالک میں اس الہام کی تکمیل بار بار دیکھ چکے ہیں اور اس گیسٹ ہاؤس کا یہاں قادیان میں بننا ایک بار پھر اس الہام کی سچائی کی زنجیر کی ایک کڑی ہے۔ ہم بہت خوش نصیب ہیں اور خدا تعالیٰ کا خاص احسان ہے کہ آج ہمیں بھی اس الہام کو پورا کرنے میں حصہ لینے کا موقع مل رہا ہے۔ ہم جتنا بھی خدا تعالیٰ کا شکر ادا کریں کم ہے۔

مکرم عبد الرشید صاحب آرکیٹیکٹ نے فرمایا کہ یہ گیسٹ ہاؤس دومنزلہ بلڈنگ ہوگی اس میں 200 بیڈ کی گنجائش ہوگی اور جدید طرز تعمیر سے اس کو مکمل کیا جائے گا۔ زمین کی قیمت ملا کر اندازہ ہے کہ یہ 3 کروڑ روپیہ میں ڈھائی سال کے اندر اندر مکمل ہو جائے گا۔ اس پراجیکٹ کی ساری رقم ڈاکٹر حمید الرحمان صاحب آف لاس انجلیس مہیا کر رہے ہیں۔ آج کل کے دنیاوی ماحول میں جہاں چھوٹی چھوٹی رقم کی خاطر لوگ ایک دوسرے کو ہلاک کر دیتے ہیں اتنی کثیر رقم جماعت کی خاطر خرچ کرنا بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک نشان ہے۔ آخر میں آپ نے ڈاکٹر حمید الرحمٰن صاحب اور ان کے خاندان کے لئے دعا کی درخواست کی۔

تعارفی تقریر کے بعد حضرت صاحبزادہ صاحب نے مختصر خطاب فرمایا کہ اس سکیم کو جماعتی نظام کے ماتحت حضرت امیر المؤمنین کی منظوری سے یہاں تعمیر کیا جا رہا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ڈاکٹر حمید الرحمٰن صاحب ایک مخلص احمدی خاندان سے تعلق رکھتے ہیں ان کے دادا مکرم فضل عبد الرحیم صاحب افغان نے یہاں قادیان میں درویشانہ زندگی گزاری ہے۔ ڈاکٹر صاحب یہ گیسٹ ہاؤس اپنے خاندان اور افغان بزرگان کی یاد میں تعمیر کروا رہے ہیں۔ ہم اپنے بزرگان کے احسانات کا بدلہ ادا نہیں کر سکتے لیکن زندہ جماعتیں اپنے بزرگان کی یادیں زندہ رکھتی ہیں۔ اس کے بعد حضرت صاحبزادہ صاحب نے چوہدری عبد الرشید صاحب آرکیٹیکٹ کے لئے دعا کی درخواست کی کہ خدا تعالیٰ ان کو صحت عطا فرماوے اور ہر قدم پر ان کی رہنمائی فرمائے۔ آخر میں صاحبزادہ صاحب نے فرمایا کہ دعا کریں کہ خدا تعالیٰ ڈاکٹر صاحب کی اس قربانی اور خدمت کو اپنے فضل سے قبول فرماوے۔ دین اور آخرت میں بہترین جزا عطا فرمائے۔

اس کے بعد سب سے پہلے حضرت صاحبزادہ صاحب نے دعا کے ساتھ پہلی بنیادی اینٹ رکھی اس کے بعد مکرم عبد الرشید صاحب آرکیٹیکٹ صاحب نے، پھر بزرگان کرام اور ناظر صاحبان اور پھر محترمہ سیدہ امۃ القدوس صاحبہ اور لجنہ کی نمائندگی کرتے ہوئے صدر لجنہ اماء اللہ بھارت، اور قادیان نے اینٹیں رکھیں۔ ان کے بعد افسران صیغہ جات، نائب ناظران اور حاضر درویشان نے بنیاد میں ایک ایک اینٹ رکھی۔ اس کے بعد حضرت صاحبزادہ صاحب نے اجتماعی دعا کروائی اور آخر میں تمام حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے اس تعمیر کو بابرکت بنائے کارکنوں کو صحیح رنگ میں کام کرنے کی توفیق دے اور محترم ڈاکٹر صاحب کے جملہ نیک مقاصد کو پورا فرمائے اور صحت والی لمبی عمر عطا فرمائے۔

اس گیسٹ ہاؤس کا ڈیزائن مکرم عبد الرشید صاحب آرکیٹیکٹ آف لندن نے تیار کیا ہے اور وہی اس کے تعمیری کام کی نگرانی فرما رہے ہیں۔ احباب موصوف کیلئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں مقبول خدمت دین کی توفیق بخشے۔ آمین۔ ☆☆

## منظوری افسر جلسہ سالانہ قادیان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امسال جلسہ سالانہ قادیان 2002ء کیلئے مکرم ڈاکٹر چودھری محمد عارف صاحب ناظر بیت المال خرچ و تعلیم کو افسر جلسہ سالانہ مقرر فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ موصوف کو بہتر رنگ میں خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (ناظر اعلیٰ قادیان)

**درخواست دعا:** محترمہ فہمیدہ نذیر صاحبہ ساکن بلگام اپنی اور اپنے بچوں اور شوہر جو کہ باہر دبئی میں ملازم ہیں کی صحت و سلامتی، دینی دنیاوی ترقیات کیلئے بچوں کے روشن مستقبل کیلئے اس وقت بلگام میں سخت مخالفت چل رہی ہے اللہ تعالیٰ مخالفت سے محفوظ رکھے اور مخالفوں کو صداقت قبول کرنے کی توفیق دے۔ ان تمام امور کیلئے قارئین بدر سے دعا کی درخواست کرتی ہیں۔ (اعانت بدر -/500) (نصیر احمد خادم نمائندہ بدر)

# خطبہ جمعہ

## مومن اس حسن سے شناخت کیا جاتا ہے جس کا نام دوسرے لفظوں میں نور ہے

## سامنے کا نور ان کے لئے عزم والی طرف کو روشن کر رہا ہوگا اور دائیں طرف والا نور باقی اطراف کو

## (مومنوں کے لئے ان کا نور ان کے آگے اور دائیں طرف تیزی سے چلنے سے مراد)

(آیات قرآنیه ، احادیث نبوی، علماء کی تفاسیر اور حضرت مسیح موعودؑ کے ارشادات کے حوالہ سے اللہ تعالیٰ کی صفت النور کے مختلف پہلوؤں کا تذکرہ)

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- فرمودہ ۳۰/اگست ۲۰۰۲ء بمطابق ۳۰ ظہور ۱۳۸۱ھ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

﴿يَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ يَسْعٰى نُوْرُهُمْ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ بُشْرٰىكُمُ الْيَوْمَ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا . ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ﴾-

(سورة الحديد)

جس دن تو مومن مردوں اور مومن عورتوں کو دیکھے گا کہ ان کا نور ان کے آگے آگے اور ان کے دائیں طرف تیزی سے چل رہا ہے۔ تمہیں آج کے دن مبارک ہوں ایسی جنتیں جن کے دامن میں نہریں بہتی ہیں۔ وہ ان میں ہمیشہ رہنے والے ہوں گے۔ یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔

بخاری کتاب المناقب میں ہے:

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک تاریک رات کو دو شخص آنحضور ﷺ کے پاس سے نکل کر اپنے گھروں کو روانہ ہوئے تو ایک نور ان دونوں کے آگے آگے چل رہا تھا یہاں تک کہ وہ دونوں الگ الگ ہو گئے۔ چنانچہ جب وہ الگ ہوئے تو وہ نور بھی ان کے ساتھ دو حصوں میں ہو گیا۔

اس روایت کے آخر میں ہے کہ یہ اشخاص اُسید بن حضیرؓ اور عباد بن بشرؓ تھے۔

(بخاری کتاب مناقب الانصار ۔باب منقبة اسید بن حضیر وعباد بن بشر رضی الله عنهما)

علامہ فخر الدین رازی سورۃ الحدید کی آیت ﴿يَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ......﴾ کی تفسیر کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں کہ اس آیت میں ﴿يَوْم﴾ سے مراد روز حساب ہے۔

اس آیت نور کے بارہ میں کئی آراء ہیں۔ پہلی یہ کہ اس سے مراد نفسِ نور ہے جیسا کہ حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ہر ثواب یافتہ کو اس کے عمل اور ثواب کے موافق نور حاصل ہوگا۔ اور ثواب کے کم و بیش ہونے کی صورت میں انوار کے درجات بھی مختلف ہونگے۔ کچھ تو وہ ہونگے جنہیں عدن سے صفاء تک روشن کرنے والا نور میسر ہوگا۔ اور کچھ وہ ہونگے جن کو پہاڑ کے برابر نور ملے گا۔ بعض کا نور صرف قوموں میں روشنی دینے تک محدود ہوگا۔ ان میں سے سب سے کم تر نور وہ ہوگا جس کا نور اس کے انگوٹھے پر جلتا بجھتا رہے گا۔ (رازی)۔ ('انگوٹھے پر جلتا بجھتا رہے گا' کی سمجھ نہیں آئی۔ یہ تشریح طلب بات ہے)۔

علامہ شہاب الدین آلوسی سورۃ الحدید کی آیت کریمہ نمبر ۱۳ کے تحت ﴿يَسْعٰى نُوْرُهُمْ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ﴾ کی تفسیر کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ ان کے لئے نور دو اطراف سے ظہور پذیر ہوگا۔ سامنے اور دائیں طرف سے۔ اور یہ دو اطراف بطور خاص اس لئے ذکر کی گئی ہیں کیونکہ سعادتمندوں کو ان کے نامہ ہائے اعمال انہی دو اطراف سے پیش کئے جائیں گے۔ اس کے برعکس بد بختوں کو ان کے نامہ ہائے اعمال بائیں طرف سے اور عقب سے پیش کئے جائیں گے۔ اور عام مفہوم میں نور کی دو قسمیں ہیں سامنے کا نور جو ان کے لئے عزم والی طرف کو روشن کر رہا ہوگا اور دائیں طرف والا نور باقی اطراف کو روشن کر رہا ہوگا۔ جمہور کے نزدیک اصل نور تو دائیں طرف کا نور ہے اور جو سامنے نور ہوگا وہ اسی نور کا انتشار ہے۔ اس سلسلہ میں ابن ابی حاتم اور مستدرک الحاکم میں ایک روایت ہے کہ عبد الرحمٰن بن جبیر بن نفیر سے مروی ہے کہ انہوں نے ابوذرؓ اور ابودرداءؓ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ مَیں پہلا شخص ہوں گا جسے قیامت کے دن سجدہ کی اجازت ہوگی اور مَیں ہی پہلا شخص ہوں گا جسے اپنا سر سجدے سے اٹھانے کی اجازت دی جائے گی اور مَیں اپنے سامنے دیکھوں گا اور اپنے پیچھے دیکھوں گا اور اپنے دائیں طرف دیکھوں گا اور اپنے بائیں طرف دیکھوں گا تو مَیں اپنی اُمت کو تمام اُمتوں کے درمیان پہچان لوں گا۔ اس پر کہا گیا: یا رسول اللہ! آپ اپنی امت کو حضرت نوحؑ سے لے کر اب تک کی تمام امتوں سے کیسے پہچانیں گے۔ آپؐ نے فرمایا ان کے چہرے وضو کے اثر سے چمک رہے ہونگے اور یہ علامت ان کے علاوہ اور کسی میں نہیں ہوگی۔ اور مَیں ان کو پہچانوں گا کہ ان کے نامہ اعمال ان کے دائیں ہاتھ میں ہونگے۔ اور مَیں ان کے چہروں پر سجدہ کے آثار کی وجہ سے ان کو پہچان لوں گا۔ اور مَیں ان کو پہچان لوں گا ان کے اس نور کی وجہ سے جو ان کے دائیں بائیں اور ان کے آگے دوڑ رہا ہوگا۔ علاّمہ آلوسی اس حدیث پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ظاہر ہے کہ یہ خوشخبری نور کو اس اُمت کے مومنین کے ساتھ مختص کرتی ہے۔ (روح المعانی)

### خصوصی درخواست دعا

مکرمہ صادقہ خاتون صاحبہ بیوہ حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب جٹ رضی اللہ عنہ کو چند روز قبل اچانک طبیعت بگڑ جانے سے اسپتال میں داخل کیا گیا اور چار بوتل خون چڑھایا گیا۔ ماہر معالجین کے مشورہ کے مطابق علاج جاری ہے۔ کمزوری بہت ہے کبھی افاقہ نظر آتا ہے لیکن پھر طبیعت بگڑ جاتی ہے۔ احباب جماعت سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے۔

تبلیغ دین و نشر ہدایت کے کام پر ☆ مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے

JANIC EXIMP

Manufacturers & Exporters of all kinds of Fashion
Leather Products & General order Suppliers & Importers

Off : 16D, Topsia 2nd Lane
Mullapara, Near Star Club
Calcutta-700039

Ph. 3440150
Tle. Fax : 3440150
Pager No. : 9610-606266

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"عشق مجازی تو ایک منحوس عشق ہے کہ ایک طرف پیدا ہوتا اور ایک طرف مر جاتا ہے۔ اور نیز اس کی بناء اُس حُسن پر ہے جو قابل زوال ہے۔ اور نیز اس حسن کے اثر کے نیچے آنے والے بہت ہی کم ہوتے ہیں۔ مگر یہ کیا حیرت انگیز نظارہ ہے کہ وہ حسن روحانی جو حسن معاملہ اور صدق و صفا اور محبت الٰہیہ کی تجلّی کے بعد انسان میں پیدا ہوتا ہے اس میں ایک عالمگیر کشش پائی جاتی ہے۔ وہ مستعد دلوں کو اس طرح اپنی طرف کھینچ لیتا ہے کہ جیسے شہد چیونٹیوں کو۔ اور نہ صرف انسان بلکہ عالم کا ذرہ ذرہ اس کی کشش سے متأثر ہوتا ہے۔ صادق المحبت انسان جو سچّی محبت خدا تعالیٰ سے رکھتا ہے، وہ وہ یوسف ہے جس کے لئے ذرّہ ذرّہ اس عالم کا زلیخا صفت ہے۔ اور ابھی حسن اس کا اس عالم میں ظاہر نہیں کیونکہ یہ عالم اس کی برداشت نہیں کرتا۔ خدا تعالیٰ اپنی پاک کتاب میں جو فرقان مجید ہے، فرماتا ہے کہ مومنوں کا نُور اُن کے چہروں پر دوڑتا ہے۔ اور مومن اس حسن سے شناخت کیا جاتا ہے جس کا نام دوسرے لفظوں میں نُور ہے۔

اور مجھے ایک دفعہ عالمِ کشف میں پنجابی زبان میں اسی علامت کے بارے میں یہ موزون فقرہ سنایا گیا: "عِشق الٰہی وَسّے منہ پر ولیاں ایہہ نشانی"۔ مومن کا نُور جس کا قرآن شریف میں ذکر کیا گیا ہے، وہ وہی روحانی حسن و جمال ہے جو مومن کو وجود رُوحانی کے مرتبہ ششم پر کامل طور پر عطا کیا جاتا ہے۔ جسمانی حسن کا ایک شخص یا دو شخص خریدار ہوتے ہیں مگر یہ عجیب حسن ہے جس کے خریدار کروڑہا روحیں ہو جاتی ہیں۔"

(براہین احمدیہ۔ حصہ پنجم۔ روحانی خزائن جلد ۲۱۔ صفحہ ۲۲۳۔۲۲۴)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اپنے عربی منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

"اے معرفتِ الٰہی کے طالب! اس کی شریعت کا دامن پکڑ لے اور اس پیشوا کے مقابلے میں ہر پیشوا کو چھوڑ دے۔ وہ لوگوں کے دلوں کو ہر تاریکی سے پاک کر دیتا ہے اور جو بھی اس کے پاس صدق سے آئے تو اسے (اس کی) ہدایت منور کر دیتی ہے۔ کیا تُو ایسے لوگوں کو جانتا ہے جو ان جیسے مُردہ تھے جو مُردوں کی طرح سوئے ہوئے تھے اور بہت جاہل اور جھگڑالو تھے۔ سو اس نبی نے ان کو بیدار کر دیا تو وہ نُور دینے والے اور علم و ہدایت میں قابلِ رشک ہو گئے۔ اور وہ آگئے اس کی طرف جبکہ ایک نُور ان کو پیچھے سے چلا رہا تھا اور ایک راہنمائی کرنے والا نُور ان کے آگے آگے تھا۔ پس وہ اللہ کے فضل سے اپنے زمانے کی مخلوق پر علم و ایمان اور نور و ہدایت میں سبقت لے گئے۔ یہ سب کچھ اس کے نُور کی برکت سے تھا جو کہ احمد ﷺ ہیں۔ میری روح اے محمدؐ! آپ پر ہمیشہ قربان ہے"۔ (کرامات الصادقین)

مہاشہ محمد عمر صاحب مرحوم لکھتے ہیں:

"اسلام میں داخل ہونے کے بعد مجھے سب سے پہلے ملکانہ (یو۔پی) میں جانا پڑا۔ وہاں پر اللہ تعالیٰ نے اسلام کی صداقت میں بے شمار معجزات اور نشانات دکھائے۔ چنانچہ ایک دن کا واقعہ ہے کہ ہمارا ایک وفد فرخ آباد سے نگریا جواہر جا رہا تھا کیونکہ ہمیں معلوم ہوا تھا کہ یہ گاؤں مرتد ہو رہا ہے۔ ہاں پر جا کر معلوم ہوا کہ وہاں کے تمام مسلمان مرتد ہو گئے ہیں اور گاؤں والوں نے ہم سے کہا کہ آپ لوگ یہاں سے نکل جائیں ورنہ آپ کو جبراً نکال دیا جائے گا۔ چنانچہ ہم وہاں سے رات کے گیارہ بجے کے قریب نکلے۔ راستہ دریائے گنگا کے کنارے کنارے تھا۔ ایک مقام پر جب ہم آئے تو وہاں راستہ نہایت ہی خطرناک تھا۔ رات اندھیری تھی جس کی وجہ سے راستہ کی تلاش میں کافی دقّت ہوتی تھی۔ مجھے یاد ہے کہ چوہدری وزیر محمد صاحب آگے آگے جا کر کھڑے ہو کر آواز دیتے تھے کہ آجاؤ راستہ ٹھیک ہے تو ہم سب آگے چل دیتے تھے۔ ایک مقام پر جب ہم آئے تو وہ راستہ نہایت خطرناک تھا۔ کیونکہ وہاں پر ایک نالہ گنگا میں آکر گرتا تھا جس کی وجہ سے خطرہ تھا کہ کہیں ہم میں سے کوئی دریا میں نہ گر جائے۔ اسی اثناء میں دریائے گنگا سے ایک چراغ نمودار ہوا جو کہ بڑھتے بڑھتے اونچے منارے کے برابر ہو گیا اور وہ بالکل ہمارے قریب آگیا۔ جس کی وجہ سے ہم نے وہ خطرناک راستہ آسانی کے ساتھ طے کر لیا۔ مَیں چونکہ نیا نیا مسلمان ہوا تھا اس لئے مَیں ڈر گیا کہ شاید کوئی بھوت چڑیل نہ ہو۔ مَیں ڈر کر میاں محمد یامین صاحب مرحوم کتب فروش کے ساتھ چمٹ گیا۔ میری گھبراہٹ کو دیکھ کر آپ نے کہا: "میاں فکر نہ کرو یہ خدائی آگ ہے جو کہ تمہاری راہنمائی کے لئے خدا تعالیٰ نے بھیجی ہے"۔ یہ پہلا نشان تھا کہ جو اللہ تعالیٰ نے مجھے صداقت اسلام کا دکھایا"۔

("برہان ہدایت" مؤلفہ مولوی عبدالرحمن صاحب مبشر (مرحوم) صفحہ ۲۵۲۔۲۵۳۔ مطبوعہ جنوری ۱۹۶۷ء)

❁❁❁ ........ ❁❁❁ ........ ❁❁❁

## افسوس! مکرم چودھری محمد اسماعیل صاحب ننگلی درویش قادیان وفات پا گئے

افسوس! مورخہ 02-09-16 بروز سوموار شام چار بجے میرے والد مکرم محمد اسماعیل صاحب ننگلی درویش قادیان ولد مکرم فقیر محمد صاحب بعمر تقریباً 92 سال وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم ننگل باغباناں قادیان میں پیدا ہوئے اور زمینداری کا کام کرتے تھے تقسیم ملک کے وقت آپ کو درویشی اختیار کرنے کی توفیق ملی۔ نہایت جری، نڈر اور جفاکش انسان تھے۔ موصوف نماز، روزہ اور تہجد کی سختی سے پابندی کرتے تھے۔ دعا گو اور ملنسار وجود تھے۔ مختلف دفاتر میں خدمت نہایت لگن اور دیانت داری سے کرتے رہے۔ مسجد ناصر آباد کے خادم کی حیثیت سے بھی خدمت کا موقعہ ملا۔

تقسیم ملک سے قبل شادی ہو چکی تھی۔ ان سے دو بچے ہوئے جو پاکستان میں رہتے ہیں۔ اہلیہ فوت ہو چکی ہیں۔ دوسری شادی حیدرآباد دکن میں 1957ء میں ہوئی۔ ان سے پانچ بیٹے چھ بیٹیاں ہوئیں۔ تین بیٹوں کے سوا باقی سب شادی شدہ اور صاحب اولاد ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے کثیر اولاد بھی عطا فرمائی۔ آپ نے درویشی کا سارا دور سادگی اور کفایت شعاری میں گزارا اور نہایت وفاداری سے سلسلہ احمدیہ کی خدمت کی۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلیفۂ وقت سے والہانہ محبت تھی۔

موصوف کی نماز جنازہ اسی رات سوا دس بجے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے احمدیہ گراؤنڈ میں پڑھائی اور بہشتی مقبرہ کے قطعہ درویشان میں تدفین کے بعد اجتماعی دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے، مقام قرب سے نوازے اور سوگوار بیوہ و بچگان و جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

(فریدہ بشارت اہلیہ مکرم سید بشارت احمد صاحب قادیان)

## چندہ تحریک جدید کا مالی سال اختتام پذیر ہو رہا ہے

### احباب جماعت توجہ فرمائیں

اسلام کے عالمگیر غلبہ کو قریب سے قریب تر کرنے کیلئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے 1934ء میں باذن الٰہی تحریک جدید کا اجراء فرمایا تھا۔ اس بابرکت چندے سے دنیا کے کونے کونے میں اسلام و احمدیت کا پیغام پہنچ رہا ہے اور سعید روحیں آغوش اسلام میں آرہی ہیں۔ اس بابرکت تحریک میں حصہ لینے والوں کا نام تاریخ اسلام میں ادب و احترام سے لیا جائے گا۔

چندہ تحریک جدید کا مالی سال 31 اکتوبر 2002 کو ختم ہو رہا ہے۔ جن مخلصین جماعت نے اس عظیم الشان بابرکت چندے میں اپنا وعدہ لکھوایا ہے ان سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ اپنا مکمل چندہ تحریک جدید فوری ادا کر کے خدا تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کریں۔

ہر احمدی پر واجب ہے کہ تبلیغ اسلام کی اس عظیم الشان مہم میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے اگر کسی دوست نے ابھی تک اس میں حصہ نہ لیا ہو تو ان سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ اپنا چندہ تحریک جدید فوری ادا کر کے خدا تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں۔

تمام امراء، صدر صاحبان و سیکرٹریان تحریک جدید جماعت احمدیہ بھارت سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ احباب جماعت کو اپنا مکمل چندہ تحریک جدید ادا کرنے کی طرف توجہ دلائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(وکیل اعلیٰ تحریک جدید قادیان)

**قادیان کا 111واں جلسہ سالانہ 26-27-28 دسمبر 2002 کو اور چودھویں مجلس مشاورت بھارت 29 دسمبر کو منعقد ہوگی**

## سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بہبودیٔ انسانیت کی تحریک

# یہ وقت مذہبی بحثوں کا نہیں۔ انسانیت کو انسان بننے کا پیغام دینے کی ضرورت ہے

## شرف انسانی قائم کئے بغیر عالمی انصاف یا امن کی کوئی حقیقت نہیں

## حکومتوں کے سربراہوں، دانشوروں اور اہل قلم کو خطوط کے ذریعے اس طرف متوجہ کیا جائے

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ جمعہ یکم جنوری 1993ء سے منتخب اقتباس

''اس وقت دنیا کو سب سے زیادہ انسانی قدروں کو بحال کرنے کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے انسانی قدریں ہر پہلو سے پامال ہو رہی ہیں۔ ہر قسم کے جرائم بڑھ رہے ہیں اور ان کے نتیجے میں انسانی ضمیر کچلا جا رہا ہے اور اکثر جگہ تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ ضمیر دم توڑ چکا ہے۔ کوئی حیاء، کسی قوم کی غیرت، کوئی انسانیت کی رمق بھی بعض جگہ دکھائی نہیں دیتی۔''

پھر فرمایا:-

''پس اس وقت مذہبی بحثوں کا وقت نہیں وہ بھی جہاں مناسب ماحول ہو وہاں چلیں گی لیکن انسانیت کو اس وقت انسان بننے کا پیغام دینے کی ضرورت ہے انسانی قدروں کے لئے عالمی سطح کا جہاد جاری کرنے کی ضرورت ہے۔

پس اس پہلو سے میں جماعت احمدیہ کو دعوت دیتا ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ انفرادی طور پر یا من حیث الجماعت جماعت کی طرف سے یہ کوششیں کامیاب نہیں ہوسکتیں جب تک دوسروں کو بھی اس معاملے میں عقل دے کر اور دعوت دیکر ساتھ شریک نہ کریں۔ ہمیں اس پیغام کو عام کرنا ہوگا اور مثلاً جماعت احمدیہ کی طرف سے حکومتوں کے سربراہوں کو بڑے بڑے دانشوروں کو، اخباروں میں لکھنے والوں کو، جو اہل قلم لوگ ہیں ان کو خطوط لکھے جائیں ان کو سارا سال اس طرف متوجہ کیا جائے اور مختلف تجاویز ان کے سامنے رکھی جائیں تو پھر یہ ایک ایسی کوشش ہے جو ہوسکتا ہے بعض ایسے دلوں میں بھی تبدیلی پیدا کرے جو دل با اختیار ہیں جن کے پیچھے ایک قوم ہے ان ہاتھوں میں بھی یہ جنبش پیدا کریں جن ہاتھوں میں عنان حکومت تھمائی جاتی ہے جو ان دماغوں میں ایک تبدیلی پیدا کردیں۔ جان کی فکر قوم کی فکر بن جایا کرتی ہے۔

پس ہر پہلو سے اہل دانش، اہل قلم، اہل دل لوگوں کو جماعت احمدیہ کی طرف سے سمجھا کر محبت سے پیار سے یہ باتیں پہنچانی ضروری ہیں اور سارا سال آئندہ، دنیا کی ہر جماعت جو میرے اس پیغام کو سن رہی ہے اس میں چھوٹے بڑے سب شامل ہو جائیں اگر بچے اپنی زبان میں ایک بات لکھ سکتے ہیں تو کیوں نہ لکھیں۔ بعض دفعہ بچوں کی زبان زیادہ دل پر اثر کرتی ہے اور واقعۃً بڑا گہرا اثر کرتی ہے''۔

مزید فرمایا:-

''تو بچے بھی لکھیں جس حد تک توفیق ہے، ملکوں کے سربراہوں کو لکھیں، دانشوروں کو لکھیں، مولویوں کو لکھیں، پنڈتوں کو لکھیں، پادریوں کو لکھیں کہ خدا کا خوف کرو مذہب کا رہے گا کیا، اگر اخلاق دنیا سے اٹھ گئے اگر انسانیت ہی قائم نہ رہی تو کیا خدا حیوانوں سے رشتے قائم کرے گا۔ ان حیوانوں میں کیوں نہ خدا نے نبی بھیج دیئے جن سے تم بدتر ہوتے چلے جا رہے ہو۔ اس لئے انسان کو انسانیت کے آداب سکھاؤ''۔

پھر فرماتے ہیں:-

''میں سمجھتا ہوں کہ اب انسانیت کے نام پر ہمیں جلسے کرنے چاہئیں۔ ''تحریک بہبود انسانیت'' کے نام پر تمام دنیا میں جلسے قائم کرنے چاہئیں۔ اس میں صرف مذاہب کے نمائندے نہیں آئیں گے دہریئے بھی آئیں گے۔ ہر قسم کے لوگ آئیں گے۔ ان کو سمجھانے کی ضرورت ہے کہ انسانیت کیا ہے؟۔

انسانیت کا شرف دنیا میں دوبارہ قائم کئے بغیر، انسانی قدروں کو بحال کئے بغیر، ہم جو عالمی انصاف کی یا عالمی امن کی باتیں کرتے ہیں وہ صرف منہ کی باتیں ہیں ان میں کوئی بھی حقیقت نہیں ہوتی پس اس سلسلے میں بڑے دلچسپ پروگرام بنائے جاسکتے ہیں۔ بڑے اچھے اچھے جلسے کئے جاسکتے ہیں۔ اور ان جلسوں میں پسماندہ قوموں کے حقوق پر بھی بحث ہوسکتی ہے ...... پہلے میں سمجھتا ہوں کہ انسانی قدروں کی صرف باتیں ہونی چاہئے۔''

پھر فرمایا:-

''...... جب انسانیت کے سانس چلنے لگیں گے جب انسانیت کا دل دھڑکنے لگے گا جب انسانی جذبات میں تموج پیدا ہونے لگے گا تو وہ اندرونی دباؤ ہے جو تعصب کی دیواریں توڑ دے گا ورنہ تعصب کی دیواریں باہر سے نہیں توڑی جاسکتیں ...... تعصب کی دیواروں کو باہر سے توڑنے کی کوشش کرو گے تعصب بڑھے گا۔ پس اندر سے سوچوں کو بدلنا پڑے گا، نظریات میں تبدیلی پیدا کرنی ہوگی۔ پس جماعت احمدیہ کے جتنے فکر رکھنے والے، دل رکھنے والے صاحب، نظر لوگ ہیں ان سب سے میں یہ درخواست کرتا ہوں کہ اپنی صلاحیتوں کا استعمال کریں۔''

پھر فرماتے ہیں:-

''میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ آج دنیا غیر انسانی ہوتے ہوئے بھی انسانیت کے لئے ترس رہی ہے اس کی یہ گہری فطرت کی آواز ہے کہ ہمیں اس کی ضرورت ہے پس جب احمدی یہ آواز بلند کرے گا تو کسی دلیل کی ضرورت نہیں۔ یہ آواز تو دل سے اٹھے گی اور دل میں ضرور جا بیٹھے گی اور پھر وہاں نشو نما پائے گی پھر پھوٹے گی اور ہر طرف اپنے دائیں بائیں دوسرے غیر انسانی لوگوں کو انسان بنانے کے لئے کوشاں ہو جائے گی۔''

خطبہ کے آخر پر فرمایا:-

''میں سمجھتا ہوں کہ انسانی اقدار کو دوبارہ دنیا میں قائم کرنے کے لئے یہ ساری کوششیں انتہائی ضروری ہیں اور احمدیوں کو جب تفصیل سے علم ہوگا کہ میرے ذہن میں امن عالم کے قیام کے لئے کیا کیا تجاویز ہیں، انسانی قدروں کو بحال کرنے کے لئے کیا معین باتیں میرے ذہن میں ہیں۔ اللہ نے چاہا تو پھر وہ پہلے سے زیادہ مسلح ہو کر اس جہاد میں حصہ لے سکیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے''۔ آمین۔


روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ

شریف جیولرز

پروپرائیٹر حنیف احمد کامران - حاجی شریف احمد

اقصیٰ روڈ ربوہ - پاکستان

فون دوکان 0092-4524-212515

رہائش 0092-4524-212300

# مذہبی دہشت گرد دیوبندی ملا

## اخبار سالار کے جواب میں

مکرم عظمت اللہ صاحب قریشی بنگلور کرناٹک

تحفظ ختم نبوت کے نام نہاد دیو بندی ملاؤں کو تکذیب کی روٹی کھانے کا بڑا شوق ہے۔ اور بعض معصوم اور کم پڑھے لکھے مسلمان جنہیں نہ قرآن کا علم نہ حدیث کا علم ہے ان جھوٹے ملاؤں کو سچا سمجھ کر سچوں کی تکذیب کرنے کی ترغیب بھی دی جاتی ہے۔ اسلام بنی نوع انسان کی خیر خواہی اور سلامتی کی تعلیم دینے والا ایک امن پسند مذہب ہے اسلام کافر کو بھی کافر کہنے کا حق نہیں دیتا تو جن کی مساجد سے پانچ وقت کی اذانیں ہوتی ہیں جو لوگ پنج وقتہ نمازوں کے پابند ہیں اور کلمہ طیبہ پر صدق سے ایمان رکھتے ہیں روزہ زکوٰۃ حج کو اپنے مذہب کا فریضہ سمجھ کر ادا کرتے ہیں انکو کافر کہنے کا حق ان دیو بندی نام نہاد ملاؤں کو کس نے دیا ہے؟ اللہ اور رسول نے نہیں دیا تو یہ کونسی تعلیم ہے جو مساجد میں جلسے کر کے دو دو بجے رات تک دی جا رہی ہے اسلام میں دہشت گردی کی کوئی جگہ نہیں ہے۔ دہشت گردی اور اسلام ایک دوسرے کی ضد ہیں۔ تو یہ دیو بندی کونسے مذہب کے ماننے والے ہیں؟

دہشت گرد تنظیمیں طالبان لشکر طیبہ، القاعدہ، جیش محمد کیا دیو بندی مدرسوں کی کوکھ سے پیدا ہونے والی تنظیمیں ہیں یا نہیں۔ ان دیو بندیوں سے پوچھیں جہاد کے نام پر، خدمت اسلام کے نام پر معصوموں کو ہزاروں کی تعداد میں افغانستان لے جانے والے کون ہیں۔؟ پاکستان میں مسجدوں کے اندر اور باہر سڑکوں پر بم دھماکے، انسانوں کا قتل کون کر رہا ہے یا کرا رہا ہے۔ کیا ان سب کے ذمہ دار دیوبندی ملاں نہیں ہیں؟ اسلامی ملکوں میں مسلمانوں کا قتل عام جب انکی تنظیمیں کر رہی ہیں تو یہ کہاں کے مسلمان؟ کبھی یہ بریلویوں کو کافر کہتے ہیں، تو کبھی اہلحدیث فرقہ کو کافر قرار دیتے ہیں تو کبھی شیعہ کو کافر کہتے ہیں۔ اگر سب کے سب مسلمان کافر ہیں تو کیا امت محمدیہ اب کافروں کی ایک امت ہے؟

چونکہ یہ فرقہ دیو بند کا اپنے اعمال اور افعال کی رو سے اور سعودی عرب کے فتوؤں کی رو سے بھی کافر اور مرتد ہو کر اسلام سے باہر ہو گیا ہے اور دنیا کے ہر ملک میں ان مولویوں پر لعنتیں پڑ رہی ہیں۔ اپنی ذلت و خفت کو دور کرنے کے لئے جماعت احمدیہ عالمگیر سے بر سر پیکار ہو کر اپنی سوراخ زدہ ہانڈی میں ابال لانا چاہتا ہے۔ پھر اس فرقہ کی گندی فطرت دیکھیں مسلمانوں کو اتفاق و اتحاد سے رہنے نہیں دیتا۔ کوئی نہ کوئی بے ضرورت مسئلہ لے کر مسلمانوں کو لڑاتا رہتا ہے۔ چونکہ ان کے دیو بند اور ندوہ کے مدرسوں کی بنیادیں کسی بزرگ نے نہیں انگریزوں نے رکھیں تھیں اسلئے ساری چال بازیاں انمیں انگریزوں سے آئی ہیں اور دوسرے اسلامی فرقوں کے مسلمانوں کو انگریزی تکنیک سے لڑا کر اپنا الو سیدھا کر لیتے ہیں۔ مسلمان خون خرابہ نہیں چاہتے یہ خون خرابے کی تعلیم دیتے ہیں۔ مسلمان دوسرے لوگوں کے ساتھ میل جول کے ساتھ رہنا پسند کرتے ہیں۔ یہ میل جول کے دشمن ہیں۔ پہلے نفرتوں کو ابھارتے ہیں پھر کافر بناتے ہیں۔ اور مرتد قرار دے کر قتل کا فتویٰ دے کر مار پیٹ کراتے پھر خون خرابہ کرتے ہیں۔ اگر مسلمان انکی چالوں کو نہیں سمجھیں گے تو کمزور ہو کر درندوں کا شکار ہو جائیں گے۔ آج سارے ہندوستان میں ہمارا صوبہ ہی ایک امن والا صوبہ ہے۔ ہمارا فرض تھا کہ سیدنا حضرت خاتم الانبیاء ﷺ کی مقدس اور پاکیزہ تعلیمات مسلمانوں سے زیادہ غیر مسلموں تک پہنچائیں۔ اس غرض سے یہ جلسہ سیرت النبی کیا گیا۔ اس میں کیا برائی تھی جو یہ چور مولوی اپنی داڑھیاں اکھاڑ کر گلے پھاڑ پھاڑ کر ہمارے پیچھے بھونک رہے ہیں۔ اگر سیرت النبیؐ کا جلسہ کرنا ان بدبختوں کے نزدیک گناہ ہے تو کیا یہ مسلمان ہیں؟ آپ ہی سوچ کر بتائیں!

دیو بند کے مدرسہ کے صد سالہ جشن کے موقع پر ایک مضمون میں جناب مفتی عزیز الرحمن صاحب نے اسلام کے دیگر تمام بہتر فرقوں کو باطل فرقے و کافر قرار دیا ہوا تھا۔ تو ان دیو بندی سیاسی ملاؤں کے نزدیک ہر فرقہ کافر ہے۔ اسی طرح مسلمانوں کے سب فرقے ان کو کافر و مرتد قرار دے چکے ہیں۔

## دیو بندیوں کے متعلق بانی علماء کے فتوے:

1. جناب احمد رضا خان صاحب بریلوی لکھتے ہیں:
"دیو بندیوں کے کفر میں شک کرنے والا کافر ہے۔" (فتاویٰ رضویہ جلد 6 صفحہ 54)

2. "انہیں (دیو بندیوں کو) مسلمان سمجھنے والے کے پیچھے نماز جائز نہیں۔"

3. دیو بندیوں کے پیچھے نماز پڑھنے والا مسلمان نہیں۔

4. دیو بندی عقیدے والے کافر و مرتد ہیں۔
(فتاویٰ رضویہ جلد 6 ص 77,81,82)

5. دیو بندیوں وغیرہ کے ساتھ کھانا پینا سلام علیک کرنا ان کی موت و حیات میں کسی طرح کا اسلامی برتاؤ کرنا سب حرام ہے۔ نہ انکی نوکری کرنے کی اجازت ہے نہ انکو نوکر رکھنے کی اجازت ہے۔ ان سے دور بھاگنے کا حکم ہے۔"
(بالغ النور مندرجہ فتاویٰ رضویہ جلد 6 ص 43)

6. "اگر ایک جلسہ میں آریہ، عیسائی اور دیو بندی قادیانی وغیرہ جو اسلام کا نام لیتے ہیں وہ بھی ہوں تو وہاں بھی دیو بندیوں کا رد کرنا چاہئے۔ کیونکہ یہ لوگ اسلام سے نکل گئے، مرتد ہو گئے۔ اور مرتدین کی موافقت بدتر ہے کافر اصلی کی موافقت سے۔"
(ملفوظات احمد رضا ص 325,326)

7. "دیو بندی عقیدہ والوں کی کتابیں ہندوؤں و پوتھیوں سے بدتر ہیں۔ ان کتابوں کو دیکھنا حرام ہے۔ البتہ ان کتابوں کے ورقوں سے استنجاء نہ کیا جائے حروف کی تعظیم کی وجہ سے نہ کہ ان کی کتابوں کی۔ نیز اشرف علی کے عذاب اور کفر میں شک کرنا بھی کفر ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد 2 ص 136)

8. ایک بریلوی مصنف نے لکھا ہے کہ: "دیو بندیوں کی کتابیں اس قابل ہیں کہ ان پر پیشاب کیا جائے ان پر پیشاب کرنا پیشاب کو مزید ناپاک کرنا ہے۔ اے اللہ ہمیں دیو بندیوں یعنی شیطان کے بندوں سے پناہ میں رکھ"۔
(حاشیہ سبحان السبوح ص 75 بحوالہ کتاب بریلویت ص 280)

9. "ان دیو بندیوں سے میل جول قطعی حرام ہے۔ ان سے سلام کلام حرام، انہیں پاس بٹھانا حرام، ان کے پاس بیٹھنا حرام، بیمار پڑیں تو ان کی عیادت حرام مر جائیں تو مسلمانوں کا سا انہیں غسل و کفن دینا حرام، ان کا جنازہ اُٹھانا حرام، ان پر نماز پڑھنا حرام، ان کو مقابر مسلمین میں دفن کرنا حرام اور تو اور ان کی قبر پر جانا حرام۔" (فتاویٰ رضویہ جلد 6 صفحہ 90)

10. "جو اشرف علی کو کافر کہنے میں توقف کرے اس کے کفر میں کوئی شبہ نہیں"۔
(دیو بندی مذہب ص 153)

11. "تحذیر الناس (مولانا قاسم صاحب نانوتوی) مرتد نانوتوی کی ناپاک کتاب ہے۔"
(بحوالہ کتاب بریلویت ص 273)

جماعت احمدیہ کا یہ اصول ہمیشہ سے رہا ہے کہ وہ کسی کو کافر کہنے میں پہل نہیں کرتی۔ سوائے اس کے کہ کوئی ہمیں کافر کہہ کر بموجب حدیث خود کافر ہو جائے۔ پس دیو بندیوں کے جھوٹ کو طشت از بام کرنے کیلئے چند فتوے نقل کر کے ان کی اصلیت ظاہر کی گئی ہے۔ آج ہزاروں دیو بندی علماء اور عوام ان کے جھوٹ سے تنگ آ کر جماعت احمدیہ میں شامل ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ کیونکہ جماعت احمدیہ ہی اب حقیقی اسلام کو لے کر کھڑی ہے۔ یہاں نظام خلافت بھی ہے بیت المال کا نظام بھی تبلیغ اسلام کی حقیقی روح احمدیت میں ہے۔ دیو بندی جو سیاست دانوں کے چمچے ہیں ان کو اسلام سے کیا واسطہ یہ تو چنگیز خان اور ہلاکو خان کے پیرو ہیں۔

## سالار کی ہرزہ سرائیوں کے جواب میں:

اب ہم ذیل میں دیو بندی ملاؤں کے ان اعتراضات کے جواب دیتے ہیں جو انہوں نے اپنے جلسہ تحفظ ختم نبوت میں کئے اور جس کی رپورٹ اخبار سالار بنگلور یکم اگست 2002 میں چھپی:-

اخبار **سالار** کی رپورٹ میں لکھا ہے کہ:

"الحمد للہ مسجد عتیق میں رسالت کے سینکڑوں پروانوں نے دشمنان اسلام کے حوصلے پست کر دیئے۔ ختم نبوت کے ان مجاہدین کو دیکھ کر قافلہ حضرت ابو بکر صدیقؓ کی یاد تازہ ہو گئی جس نے مرتدین ختم نبوت کے معاملہ میں صف آراء ہو کر مدعی نبوت مسیلمہ کذاب کے لشکر کو پامال و نیست و نابود کیا۔" (سالار 02-8-1)

**جواب:** "اور ان لشکروں کا کیا ہوا جو طالبان، القاعدہ، جیش محمد، لشکر طیبہ کے ناموں سے تم نے افغانستان میں بھیجے تھے جن میں ایک ملا عمر بھی تھے وہ کہاں غائب ہو گئے اور ان کے یار غار اسامہ بن لادن کا کیا ہوا پھر دیو بندی نام نہاد مجاہدین کے جلالی نام نہاد بے تاج نبی مولانا مسعود اظہر صاحب جو کشمیر اور پاکستان میں اپنے ہی مسلمان بھائی کو کفار ملحقین سے بر سر پیکار تھے جنہوں نے چن چن کر مسلمان فرقوں کے رہنماؤں کو اور مسجدوں میں نمازیوں کو موت کے گھاٹ اتارا تھا۔ وہ کہاں چلے گئے؟ اس سے پہلے آپ کے ایک بزرگ پیر و مرشد نام نہاد ختم نبوت کے نام نہاد بے نام نبی مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحب ہوا کرتے تھے۔ وہ کہاں گئے۔ جماعت احمدیہ کی مخالفت میں یہ صاحب تو احمدیت کی مخالفت میں زمین و آسمان ایک کر دیئے تھے شاید حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ملاقات کی تمنا میں آسمان پر تشریف لے گئے ہوں گے اور اب ایک لشکر آپ کے مجاہدین کا بہت سارے مہمات کو سرانجام دے کر یہاں مسجد عتیق میں جمع ہوا۔ شاید اسی لشکر کے سپرد احمدی مسلمانوں کی سرکوبی کا کام سونپا جا رہا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری زمانہ کے حالات کے متعلق پیشگوئی کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ:

ترجمہ: لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا جب اسلام کا نام باقی رہ جائے گا اور قرآن کے صرف الفاظ رہ جائیں گے۔ ان کی مسجدیں ظاہر میں تو آباد ہوں گی لیکن ہدایت کے لحاظ سے بالکل ویران ہوں گی۔ اسی زمانہ کے لوگوں کے علماء آسمان کے نیچے بدترین مخلوق (یعنی خنزیر) ہوں گے۔ انہیں میں سے فتنے نکلیں گے اور انہیں میں واپس جائیں گے۔

(مشکوٰۃ کتاب العلم صفحہ 316 مکتبہ امدادیہ ملتان طبع اوّل)

ان نام نہادی محافظان ختم نبوت کے ہی ایک مشہور عالم مولوی نور الحسن خان صاحب نے ان کی کالی کرتوتوں کا نقشہ اسطرح کھینچا ہے: یہ بڑے بڑے فقہیہ یہ بڑے بڑے مدرس یہ بڑے بڑے درویش جو ڈنکا دینداری خدا پرستی کا بجا رہے ہیں۔ ردّ حق تائید باطل تقلید مذہب و تقید مشرب میں مخدوم عوام کالانعام ہیں۔ سچ پوچھو تو دراصل پیٹ کے بندے نفس کے مرید ابلیس کے شاگرد ہیں۔ چندیں شکل از برائے اکل۔ ان کی دوستی دشمنی ان کے باہم کا ردّ و کذ فقط اسی حسد و کینہ کیلئے ہے۔ نہ خدا کیلئے نہ رسول کیلئے۔ علم میں مجتہد مجدد ہیں۔ لاکن حق باطل، حلال و حرام میں کچھ

فرق نہیں کرتے۔ غیبت سب و شتم، خدیعت و زور، کذب و فجور افتراء کو گویا صالحات و باقیات سمجھ کر رات دن بیان زبان خلق میں اشاعت فرماتے ہیں۔

(اقتراب الساعۃ صفحہ 8)

پس نام نہاد تحفظ ختم نبوت کے ملاؤں کا یہی کام ہے جو اوپر بیان ہوا ہے جس کی انجام دہی کیلئے معصوم مسلمانوں کو ورغلایا جاتا ہے۔

**سالار:** پھر اخبار سالار میں لکھا ہے:

حضرت محمد عربی ﷺ کا آخری نبی ہونا قرآن وحدیث کے قطعی نصوص سے ثابت ہے جن کا منکر کافر، مرتد، زندیق وخارج از اسلام ہے۔

(اخبار سالار 02-08-1)

**جواب:** پھر دیر کس بات کی اٹھایئے اپنی کفر کو ٹکڑے ٹکڑے کر دینے والی تلوار بسم اللہ کر کے سب سے پہلا وار اپنے بزرگ پیر و مرشد مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی مرحوم دار العلوم دیو بند کے بانی پر کیجئے۔ انہیں کافر، مرتد، زندیق، وخارج از اسلام قرار دیجئے۔ بعد میں دوسروں کی باری آئے گی۔ پہلے گھر سے ہی اپنے جہاد ہونا چاہئے۔

چنانچہ مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی بانی مدرسہ دیو بند کا عقیدہ یہ تھا:

1. سو عوام کے خیال میں تو رسول اللہ ﷺ کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانہ کے بعد اور آپ سب میں آخری نبی ہیں۔ مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم وتاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں پھر مقام مدح میں ولا کن رسول اللہ خاتم النبیین فرمان اسی صورت میں کیونکر صحیح ہو سکتا ہے۔ ص3 (ب) اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی ﷺ بھی کوئی نبی پیدا ہوتو پھر بھی خاتمیت محمدیؐ میں کچھ فرق نہ آئے گا۔ (ص 28 تحذیر الناس)

اسی طرح مولانا محمد طیب صاحب مرحوم مہتمم دار العلوم دیو بند کو بھی کافر مرتد زندیق قرار دینا چاہئے کیونکہ انہوں نے آپ محافظان ختم نبوت کا لحاظ کئے بنا اجرائے نبوت کا عقیدہ اپنایا تھا۔

(دیکھئے ان کی کتابیں ''تعلیمات اسلام اور مسیحی اقوام'' صفحہ 224-223) (اسی طرح آفتاب نبوت ص 109)

سورۃ آل عمران اور سورۃ احزاب میں بیان کردہ میثاق کیلئے مولانا محمود الحسن دیو بندی اور مولانا شبیر احمد عثمانی صاحب کی تفاسیر بھی ملاحظہ فرما کر ان کو بھی کافر مرتد زندیق قرار دیں۔ یا پھر اپنے سیاسی گرووں کے فرمان کے مطابق اپنے ناپاک مقاصد کو پورا کرنے کیلئے قرآن مجید کو ہی بدل ڈالیں جیسا کہ آیات کے بدلنے کا مشورہ دیا جا رہا ہے۔ نعوذ باللہ من ذالک۔

خرد کا نام جنوں رکھ دیا جنوں کا خرد
جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

پھر انہوں نے لکھا ہے:

**سالار:** حضرت عیسیٰ قرب قیامت تشریف لائیں تو حضرت محمد عربی ﷺ کے امتی ہوں گے اور شریعت محمدیؐ پر ہی عمل کریں گے۔

**جواب:** جناب محمد اکبر شریف ندوی صاحب حضرت مرزا صاحب مسیح موعود علیہ السلام کا یہی تو دعویٰ ہے جس کا ذکر آپ نے کیا ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ آپ کا انتظار جاری ہے اور ہمارا انتظار ختم ہو گیا ہے۔ حضرت مرزا صاحب فرماتے ہیں:

میں اس خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر لکھتا ہوں جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ میں وہی مسیح موعود ہوں جس کی رسول اللہ ﷺ نے احادیث صحیحہ میں خبر دی ہے جو صحیح بخاری، مسلم اور دوسری صحاح ستہ میں درج ہے۔ وکفی باللہ شہیدا۔

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 313)

آپ نے فرمایا:

یہ عاجز تو محض اس غرض سے بھیجا گیا ہے کہ تا یہ پیغام خلق اللہ کو پہنچادے کہ دنیا کے تمام مذاہب موجودہ میں سے وہ مذہب حق پر اور خدا تعالیٰ کی مرضی کے موافق ہے جو قرآن لایا ہے اور دار النجات میں داخل ہونے کیلئے دروازہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے۔

(حجۃ الاسلام صفحہ 13-12)

پھر سالار میں لکھا ہے:

**سالار:** ''ایک سو سے زائد آیت کریمہ اور دو سو سے زائد احادیث نبوی میں آپ کے بعد کسی بھی نبی کے مبعوث نہ ہونے کی بات پوری وضاحت وصراحت کے ساتھ بتلائی گئی ہے۔''

**جواب:** جھوٹ سراسر جھوٹ ہے۔ آپ اچھی طرح جانتے ہیں کہ قرآن مجید میں ایک سو آیات کریمہ کیا ایک آیت بھی اپنی تائید میں اور احادیث میں سے دو سو کیا ایک ضعیف حدیث بھی پیش نہیں کر سکتے۔ یہ ہمارا چیلنج ہے۔ اسی لئے ہم کہتے ہیں کہ عوام کو گمراہ کر کے دھوکہ دینا چھوڑ دیں اور صداقت کو قبول کریں تاکہ معصوم مسلمان حق قبول کرسکیں۔ بفرض محال آپ کی بات کو قبول بھی کرلیں تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر سے نبی ﷺ کے بعد کیسے آسکتے ہیں۔ کیا آپ اس وقت تک زندہ رہ کر ان کی نبوت کو چھین لیں گے۔ ایسے آنے سے تو چوتھے آسمان پر رہنا ہی بہتر ہے۔

**سالار:** پھر انہوں نے اپنے بیان میں فرمایا ہے کہ آپ وآنحضرت صلعم نے فرمایا کہ میری مثال ایسی ہی ہے جیسے کسی شخص نے ایک محل بنایا اور بہت خوبصورت بنایا مگر ایک اینٹ کی جگہ خالی رکھ دی۔ دیکھنے والے گھوم پھر دیکھتے اس محل کی خوبصورتی کی تعریف کرتے اور اظہار تعجب کرتے کہ یہ اینٹ کی جگہ خالی کیوں رکھ دی گئی ہے۔ تو وہ اینٹ میں ہوں اور خاتم النبیین ہوں لہذا جو کوئی نبوت کا دعویٰ کرتا ہے وہ نہ صرف جھوٹا ہے بلکہ کافر مرتد خارج از اسلام اور ازلی جہنمی ہے۔

(اخبار سالار 02-08-1)

**جواب:** اگر آنحضرت ﷺ کے ذریعہ اس محل کی عمارت مکمل ہوگئی ہے تو آپ اس اینٹ کا کیا کریں گے جو اس محل کی دیوار میں سے پہلے ہی سے نکال کر چوری چھپے چوتھے آسمان پر چڑھا کر اس کی چھت پر آپ لوگوں نے رکھ چھوڑا تھا؟ پھر قرب قیامت اس اینٹ کو وہاں سے اتار کر کس دیوار میں خالی جگہ نصب کریں گے۔ جب کہ محل ایک دم شاندار اور خوبصورت ہو چکا ہے۔ بہتر یہی ہے کہ اس اینٹ کو وہیں چوتھے آسمان پر ہی رہنے دیا جائے۔ ہمارا ہمدردانہ مشورہ ہے کہ جس عیسیٰ کو آپ دلائل کی رو سے آسمان پر چڑھانے میں بری طرح ناکام رہے ہیں عملاً اسے زمین پر اتارنے میں بھی کلیۃً ناکام رہے ہیں پس اگر آپ کی یہ دعا قبول نہیں ہوتی کہ اے اللہ پرانے عیسیٰ کو ہی آسمان سے بھیج دے تو اب یہی دعا کیجئے کہ خدا تعالیٰ آپ کو وہ موت دے جس کے معنے بقول آپ کے زندہ آسمان پر چلے جانا ہے۔

ایک خبیث فطرت مولوی ہے۔ اس نے اپنے سالار کے بیان میں لکھا ہے:

''مرزا غلام احمد قادیانی کی پوری زندگی جھوٹ کا پلندہ ہے۔ اس نے مجدد و محدث، مسیح موعود مثیل مسیح، آدم، ابراہیم، عیسیٰ ابن مریم، رام، کرشن عورت اور پتھر غرض کہ طرح طرح کے مضحکہ خیز دعوے لکھے۔''

**جواب:** حضرت امام جعفر صادق جو اہل شیعہ کے چھٹے امام اور امت محمدیہ کے بہت بڑے بزرگ ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ کے استاذ بھی ہیں ان کا یہ قول ہے کہ امام مہدی آ کر یہ دعویٰ کرے گا۔

ترجمہ: اے تمام لوگو سن لو جو ابراہیم اور اسماعیل کو دیکھنا چاہے تو یاد رکھے کہ وہ ابراہیم اور اسماعیل میں ہوں اور جو موسیٰ اور یوشع کو دیکھنا چاہے تو وہ موسیٰ اور یوشع میں ہوں اور جو عیسیٰ اور شمعون کو دیکھنا چاہے تو وہ عیسیٰ اور شمعون میں ہوں۔ اور جو محمد اور امیر المومنین کو دیکھنا چاہے تو وہ محمد ﷺ و امیر المومنین میں ہوں اور حسن اور حسین کو دیکھنا چاہے تو وہ حسن اور حسین میں ہوں۔ اور جو نسل حسین میں ہونے والے ائمہ کو دیکھنا چاہے تو وہ ائمہ میں ہوں۔ (بحار الانوار جلد ۱۳ صفحہ ۲۰۲)

اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام یہ دعویٰ نہ کرتے تو تم کہتے کہ نعوذ باللہ آپ جھوٹے ہیں اور جب دعویٰ کیا تو کہہ رہے ہیں کہ طرح طرح کے مضحکہ خیز دعوے کئے۔ یہ سب اسی تمہارے استہزاء واستکبار وشوخی وانکار کی نحوستیں ہیں جو عذاب الٰہی کو لے آئی ہیں۔ آج مسلمان قوم جس عذاب الٰہی میں مبتلا ہے۔ ایک مامور من اللہ کی تکذیب کا نتیجہ ہے۔ جہاں کہیں بھی ہو چاہے افغانستان ہو چاہے فلسطین ہو یا گجرات ہو تاریخ اسلام دیکھو ایسا عالمی عذاب مسلمانوں پر کبھی نہیں آیا۔ اور تم اسکے ذمہ دار ہو اگر قرآن کا علم ہے تو کھول کر دیکھو۔ مگر افسوس تمہیں کوئی خوف نہیں نہ تمہارے چہروں پر ڈر ہے۔ تمہاری نحوستوں کا پھل معصوم قوم کو مل رہا ہے۔ تمہاری جسارت تو دیکھو کہ استہزاء میں بڑھتے ہی چلے جا رہے ہو اس سے پہلے کہ خدا کی قہری تجلی تمہیں آ کر پکڑے توبہ کرو۔ آج ہی اخبار نشیمن میں آیا ہے کہ گجرات کے فساد کے بعد جب کیمپوں میں پڑے ہوئے مسلمان پولیس کے پہرہ میں اپنے جلے ہوئے مکانات کو واپس گئے تو محلہ والوں نے انکو اس شرط پر داخلے کی اجازت دی کہ وہ اپنا نام بدل کر ہندو نام رکھیں گے۔ داڑھیاں مونڈھ ڈالیں گے، مسجدوں کو نہیں جائیں گے، قربانی نہیں دیں گے، ہر کام محلہ کے بڑے کی اجازت سے کریں گے۔ یہ شرائط کس کی تیار کردہ تھیں بتانے کی ضرورت نہیں۔ (نشیمن بنگلور 02-8-4) حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو دعوے کرنے تھے خدا کے حکم سے آپ نے وہ دعوے کر دئے۔ رہا عورت اور پتھر کا دعویٰ آپ دیو بندیوں کیلئے چھوڑا ہے۔

**سالار:** پھر اخبار میں مولوی شعیب اللہ کا بیان ہے :- اس طرح محمدی بیگم سے اس کی شادی کی ایسی معرکۃ الآراء پیشگوئی ہے جو جھوٹی ثابت ہوئی جس کیوجہ سے آج تک اس کی امت بغلیں جھانکتی ہے۔

**جواب:** محمدی بیگم سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شادی ہوئی یا نہیں اس وقت نہ ہم تھے نہ آپ۔ لیکن آج سو سال بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذریت 20 کروڑ سے تجاوز کر چکی ہے اور دنیا کے چپہ چپہ پر آباد ہو کر اسلام اور احمدیت کا پیغام امن و سلامتی کے ساتھ دنیا کو دے رہی ہے۔ جس کی وجہ سے دنیا کے ہر ملک میں ان کیلئے ایک خاص عزت ہے جو ان کے مخالفوں کو نہیں۔ رہا پیچھا کرنا، تعاقب کرنا، دف بجانا، بغلیں جھانکنا، دریچے دروازوں میں جھانکنا، اشتعال انگیزی کرنا، عوام میں زہر پھیلانا، ایک دوسرے کو لڑانا، شر اور فتنہ انگیز بیانات دینا یہ کام تو آپ کا ہے۔ ہم آپ کے اس کام میں یا کار خیر میں جب کہ آپ انجام دے رہے ہیں مداخلت نہیں کریں گے۔ ہماری طرف سے بالکل چھوٹ ہے۔ آپ اس چیز کو آخری دم تک جاری رکھیں کوئی مداخلت نہیں ہوگی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی محمدی بیگم سے نکاح والی پیشگوئی تو بڑی شان کے ساتھ اس طرح پوری ہوئی کہ اس عورت کا سارا خاندان احمدیت کے حصار میں پناہ حاصل کر چکا ہے۔ مگر جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے 10 جولائی 1888ء کے اشتہار میں فرمایا تھا کہ ''اس کی طرف سے کتے رہ جائیں گے بہت سے سو یہ وہ کُتے ہیں جو سو سال سے جماعت احمدیہ پر بھونکنے کیلئے باقی رہ گئے ہیں۔''

تذکرۃ الرشید حصہ دوم صفحہ 289 پر ہے۔ مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی نے ایک بار خواب دیکھا تھا کہ مولوی محمد قاسم صاحب عروس کی صورت میں ہیں اور میرا ان سے نکاح ہوا ہے۔ سو جس طرح زن شوہر میں ایک دوسرے کو فائدہ پہنچتا ہے اسی طرح مجھے ان سے انہیں مجھ سے فائدہ پہنچا ہے۔ پھر کہتے ہیں کہ انہوں نے حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی تعریف کر کے ہمیں مرید کروایا۔ اور ہم نے حضرت سے سفارش کر کے انہیں مرید کروایا۔ اس عبارت کے بعد یہ توضیح اور ہے کہ حکیم محمد صدیق صادق کاندھلوی نے کہا۔ الرجال قوامون علی النساء (یعنی مرد حاکم ہیں عورتوں پر) آپ نے یعنی رشید احمد گنگوہی نے فرمایا ہاں آخر ان کے بچوں کی تربیت کرتا ہوں۔

شاید ابھی دیو بندیوں کی سمجھ میں نہ آئے اور کہیں کہ یہ تو خواب کی باتیں ہیں، خیالات ہیں۔ حالانکہ یہ تو وہی بے داری کے حالات و واقعات ہیں جن میں

دن گزرتا تھارات کو خیالات بن کر خواب میں نظر آتے تھے۔ پھر خود ہی بے داری میں انکو مجمع عام میں بیان کرتے تھے۔ اسی سے ہر منصف مزاج اکابر دیوبند کے پاکیزہ جذبات اور خیالات کا اندازہ کرسکتا ہے۔ مولوی رشید احمد گنگوہی و مولوی قاسم نانوتوی باہمی زن و شوہر تعلقات کے بیداری کا واقعہ مولوی اشرف علی صاحب تھانوی کی اشرف النعبیہ مطبوعہ تجلی پریس دہلی کے صفحہ 67 پر درج ہے۔ (الدیوبندیت از حافظ ملت علامہ شاہ عبد العزیز محدث مراد آبادی) یہ تو صرف ایک نمونہ ہے دیوبندیوں کی ایسی ہزاروں بے حیائی کی داستانوں پر پردہ پڑا ہوا ہے۔ یہ خود تو اپنے گریبانوں میں نہیں جھانکتے۔ دوسروں کی خوابگاہوں میں چراغ لے کر تاک جھانک کرنے کی عادت رکھتے ہیں۔

**سالار:** پھر سالار میں بیان لکھا ہے: مولانا نے فرمایا: نبی کریم ﷺ کے بعد کسی جھوٹے مدعی نبوت سے اگر کوئی نبی ہونے کی دلیل مانگے تو ہمارے امام اعظم ابوحنیفہ فرماتے ہیں کہ دلیل مانگنے والا بھی کافر و مرتد ہے اور ان کے کفر وارتداد پر شک کرنے والا بھی کافر ہے۔

**جواب:** اگر کوئی سچے مدعی نبوت کے نبی ہونے سے انکار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ ابلیس ہے ابلیس کا بندہ ہے دوزخ کا کندہ ہے۔ اور پھر امام اعظم حضرت ابوحنیفہ کے قول کے مطابق تمہارا عمل نہیں رہا۔ ایک سو تیرہ سال سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے آپ کی صداقت کی دلیلیں مانگتے چلے آرہے ہو۔ اور صداقت کی ہزار ہا دلیلیں پا کر بھی تم شوخی و شرارت کر کے مسکفر و مکذب بن گئے ہو۔ بقول امام اعظم ابوحنیفہ کے نہ صرف کافر و مرتد ہو بلکہ اسلام سے بھی خارج ہو کر ازلی و ابدی جہنمی بن گئے ہو۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری سرکوبی کیلئے کفار ملحقین کے ذریعہ تم پر آسمان سے آگ برسا کر اپنے غیض و غضب کا اظہار کر رہا ہے۔ تو دوسری طرف جماعت احمدیہ پر آسمانوں سے رحمتیں اور برکتوں کے پھول برسا کر ہر پل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کو دوگنی کرتا چلا جارہا ہے۔ صرف دیکھنے والی آنکھ چاہئے۔

**سالار:** پھر اخبار سالار میں قاسمی صاحب کا آخری بیان ہے۔ لکھا ہے: جتنے بھی انبیاء کرام دنیا میں مبعوث ہوئے وہ سب حسن و جمال کے بہترین مظہر اور ہر طرح کے عیوب سے مبرا تھے۔ مگر جب ہم اس جھوٹے نبی کو دیکھتے ہیں تو وہ سرتاپا عیوب کا مجموعہ تھا۔ ظاہری طور پر وہ ایک آنکھ سے کانا تھا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ ہرگز نبی نہیں ہوسکتا۔

**جواب:** مولوی نذر محمد قاسمی صاحب نے کتنی عمدہ دلیل دی ہے۔ اگر ان صاحب کے باپ ایک آنکھ سے کانے ہوتے تو یقیناً اپنے باپ کو بھی باپ ماننے سے انکار کر دیتے۔ محض اس وجہ سے کہ ان کے باپ کی ایک آنکھ کانی ہے اور ایک آنکھ سے کانا باپ نہیں ہو سکتا۔ یہ دلیل بنتی ہے ان کی بات سے۔ اگر وہ کانے نہ ہوتے خوبصورت ہوتے تو باپ مان لیتے۔

کیا گھر کے باز و رہنے والے ابوجہل کو وہ حسن و جمال نظر آیا جو آنحضرت ﷺ کے مقدس و مبارک وجود و چہرہ پر تھا۔ جو ایک سیاہ رنگ والے سیدنا حضرت بلالؓ کو نظر آیا تھا؟ اسی طرح ہجرت کا واقعہ ہے مدینہ کے قریب حضور پرنور ﷺ ایک مقام پر تشریف فرما تھے۔ مدینہ سے لوگ آتے حضرت ابوبکرؓ کو آنحضرت ﷺ سمجھ کر سلام کر کے ان کی طرف منہ کر کے بیٹھ جاتے۔ یہ کیفیت دیکھ کر حضرت ابوبکرؓ فوراً یہ کہتے ہوئے اٹھے کہ یارسول اللہ ﷺ آپ پر دھوپ زیادہ ہے اپنی چادر سے سایہ کرتے ہوئے کھڑے ہوگئے تب مدینہ کے لوگوں کو معلوم ہوا کہ آنحضرت ﷺ یہ نہیں یہ ہیں۔

حضرت ادریس علیہ السلام کے متعلق لکھا ہے کہ: ’’آپ کی ایک آنکھ بڑی تھی اور ایک چھوٹی تھی۔‘‘ الاتقان جز2 صفحہ 138)۔ پھر حضرت شعیب علیہ السلام کے متعلق لکھا ہے کہ آخری عمر میں آپ اندھے ہوگئے تھے۔ (الاتقان جز2 ص139) حضرت ایوب علیہ السلام کے متعلق لکھا ہے کہ شیطان نے آپ کے نتھنوں میں پھونک ماری جس سے آپ کا بدن بھڑک اٹھا اور اس کی وجہ سے بڑے بڑے پھوڑے جو دنبوں کی دم کی طرح بڑے تھے نکل آئے اور جسم میں سخت کھجلی شروع ہوگئی پہلے آپ نے ناخنوں سے کھجلانا شروع کیا حتی کہ وہ گھس گئے پھر سخت ٹاٹ لے کر کھجلایا یہاں تک کہ وہ پھٹ گیا۔ پھر ٹھیکریوں اور سخت پتھروں کو استعمال کرتے رہے مگر کھجلی میں کمی نہ آئی حتی کہ آپ کا تمام بدن کٹ گیا اور بدبودار ہوگیا جس کی وجہ سے گاؤں والوں نے آپ کو نکال باہر کیا اور ایک روڑی پر ڈال دیا اور ایک چھت بنادی اور سوائے آپ کی بیوی رحمت بنت اخرائیم کے سب نے آپ سے قطع تعلق کرلیا۔‘‘

(حاشیہ الجلالین للعلامہ احمد انصاری المالکی جز۳ صفحہ 73)

پس جن لوگوں کو خدا کے نبیوں کی نبوتوں کے بارے میں یہ تصورات ہوں اور اللہ تعالیٰ کے پاک نبیوں پر ایسے گندے حملے کرنے سے باز نہ آئیں وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ناپاک حملے کردیں تو اس میں تعجب کی کوئی بات نہیں۔ اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا حضرت مرزا صاحب مسیح موعود علیہ السلام ایک آنکھ سے کانے تھے؟ قادیان میں مولانا ابوالکلام آزاد کے برادر مولانا ابوالنصر غلام یٰسین آہ کے وہ تاثرات جو انہوں نے 1905ء میں حضرت مرزا صاحب سے ملاقات کرنے کے بعد واپس جا کر تحریر فرمائے ہیں:

’’مرزا صاحب کی صورت نہایت شاندار ہے جس کا اثر فوری ہوتا ہے آنکھوں میں ایک خاص طرح کی چمک اور کیفیت ہے۔ اور باتوں میں ملائمت ہے طبیعت منکسر المزاج مگر حکومت خیز، مزاج ٹھنڈا مگر دلوں کو گرما دینے والا۔ بردباری کی شان نے انکساری کی کیفیت میں اعتدال پیدا کردیا ہے۔ گفتگو ہمیشہ اس نرمی سے کرتے ہیں کہ معلوم ہوتا ہے گویا متبسم ہیں۔ رنگ گورا بالوں کو حنا کا رنگ دیتے ہیں۔ جسم مضبوط اور محنتی ہے۔ سر پر پنجابی وضع کی سفید پگڑی باندھتے ہیں، پاؤں میں جراب اور دیسی جوتی ہوتی ہے۔ عمر تقریباً 66 سال کی ہے...... مرزا صاحب کی وسیع الاخلاقی کا یہ ایک ادنیٰ نمونہ ہے کہ اثنائے قیام کی متواتر نوازشوں کے خاتمہ پر بایں الفاظ میں مجھے مشکور ہونے کا موقعہ دیا۔ ’’ہم آپ کو اس وعدہ پر اجازت دیتے ہیں کہ آپ پھر آئیں اور کم از کم دو ہفتے قیام کریں‘‘ (اس وقت کا تبسم ناک چہرہ اب تک میری آنکھوں میں ہے) ۔ میں جس شوق کو لے کر گیا تھا، ساتھ لایا اور شاید وہی شوق مجھے دوبارہ لے جائے۔ واقعی قادیان نے اس جملہ کو اچھی طرح سمجھا ہے وَ حَسِّنْ خُلُقَکَ وَ لَوْ مَعَ الْکُفَّارِ۔ (اخبار وکیل امرتسر 25 مئی 1905ء) یہ تمہارے ہی ایک بزرگ جید عالم ابوالنصر کی باتیں ہیں ان تاثرات نے تمہارے جھوٹ کی قلعی کھول کر رکھ دی ہے اور بتایا ہے کہ حضرت مرزا صاحب قادیانی آنکھ سے کانے نہ تھے انکو کانا کہنے والوں کی آنکھیں کانی ہیں اور بتایا ہے کہ حضرت مرزا صاحب مردانہ حسن و جمال کا بہترین مرقع تھے اور دیوبندی اس لئے نہیں دیکھ پاتے کہ ان کی آنکھوں میں حسد اور جھوٹ کا گند بھرا ہوا ہے۔ اللہ ان کے شر و فتنہ سے قوم کو نجات دے۔ آمین۔

## دیوبندی اعتراض کا جواب

لَوْ عَاشَ اِبْرَاہِیْمُ لَکَانَ صِدِّیْقًا نَبِیًّا۔ اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے حضرت امام ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب موضوعات تکبیر کے صفحہ 57-56 پر فرماتے ہیں کہ اگر آنحضرت ﷺ کے صاحبزادے ابراہیمؑ زندہ رہتے اور بموجب حدیث نبی ہوجاتے یا اگر حضرت عمرؓ نبی ہوجاتے تو یہ دونوں آپ کے تابع ہوتے۔ یہ کہہ کر امام موصوف اس سوال کا جواب دیتے ہیں کہ کیا ان کا نبی بن جانا آیت خاتم النبیین کے خلاف نہ ہوجاتا۔ فرماتے ہیں: ’’یعنی ان دونوں بزرگوں کا نبی ہونا خاتم النبیین کے قول کے خلاف نہ ہوتا کیونکہ خاتم النبیین کے معنی یہ ہیں کہ اب کوئی ایسا نبی نہیں آئے گا جو آنحضرت ﷺ کے دین کو منسوخ کرے اور آپ کی امت میں سے نہ ہو۔‘‘ موصوف نے دو شرطوں سے مشروط قرار دیا ہے۔ شرط اوّل اب یہ ہے کہ ایسا نبی اب نہیں آسکتا جو دین محمدی کو منسوخ کرسکتا ہو۔ دوسری شرط یہ ہے کہ ایسا نبی بھی نہیں آسکتا جو امت محمدیہ میں سے نہ ہو۔ پس ایسے نبی کا آنا جو آنحضرت ﷺ کا تابع اور امتی اور خادم اور غلام ہو حضرت امام موصوف کے نزدیک ختم نبوت کے منافی اور خلاف نہیں۔

صاحبزادہ حضرت ابراہیمؑ کی وفات 9 ہجری میں ہوئی اور خاتم النبیین کی آیت 5 ہجری میں نازل ہوچکی تھی۔ یعنی خاتم النبیین کی آیت کے نازل ہونے کے چار یا پانچ سال بعد 9 ہجری میں حضرت صاحبزادہ ابراہیمؑ کی وفات ہوئی۔ اور آنحضرت ﷺ کا یہ فرمانا کہ اگر میرا بیٹا زندہ ہوتا تو صدیق نبی ہوتا۔ اس سے ماننا پڑے گا کہ نعوذ باللہ آنحضرت ﷺ یا تو خاتم النبیین والی آیت کو بھول گئے ہیں یا غلطی سے آنجناب کے منہ سے ایسا کلمہ نکل گیا ہے یا پھر اللہ تعالیٰ کو اس آیت خاتم النبیین نازل کرنے کے چار سال بعد یاد آیا کہ نعوذ باللہ میں نے غلطی کی کہ صاحبزادہ ابراہیم کو پیدا کیا اگر یہ لڑکا زندہ رہا تو یقیناً نبی بن جائے گا۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے اپنی بھول اور غلطی کو سدھارنے کی غرض سے نعوذ باللہ صاحبزادہ ابراہیم صاحب کو وفات دے دی۔

قارئین کرام! نہ آنحضرت ﷺ ایسی بھول کرسکتے ہیں نعوذ باللہ نہ اللہ تعالیٰ ایسی غلطی کرسکتا ہے۔ چونکہ دیوبندی ایک جھوٹ بول چکے ہیں اس جھوٹ کو سچ بنانے کیلئے جھوٹ پر جھوٹ بولتے چلے جارہے ہیں۔

پس صاحبزادہ ابراہیمؑ کی تقدیر میں وفات لکھی گئی تھی اس لئے وہ نبی نہ بن سکے اگر زندہ رہتے تو یقیناً صدیق نبی بنتے۔ ایک طرف اسلام کے یہ ٹھیکیدار کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے بعد باب نبوت بند ہے دوسری طرف کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ نبی اللہ آنحضرت ﷺ کے بعد مسلمانوں میں تشریف لائیں گے۔ جب نبوت کا دروازہ ہی بند ہے تو آنے کا راستہ کہاں ہے؟ کوئی آئے گا تو کس راستہ سے آئے گا یہ بتایئے؟

جب حضور ﷺ کے بعد نبوت بند ہے تو مولوی اشرف علی صاحب تھانوی دیوبندی کلمہ لا الہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ کو کیا سمجھ کر پڑھ رہے ہیں؟ رسول یا نبی؟ (رسالہ الامداد) لا الہ الا اللہ صادق رسول اللہ کیا شیخ صادق گنگوہی رسول اللہ ہیں؟ (شریعت و مولوی اشرف علی تھانوی صفحہ 425) پھر اسی طرح بزرگان کے کلمے بھی ملاحظہ فرمایئے۔

لا الہ الا اللہ چشتی رسول اللہ (کتاب فوائد السالکین صفحہ 23) لا الہ الا اللہ شبلی رسول اللہ (کتاب مفتاح العاشقین)۔

دیوبندیوں کا درود اللھم صلی علی سیدنا و مولانا اشرف علی (رسالہ الامداد صفحہ 35)

دیوبندیوں کے رحمۃ للعالمین حاجی امداد اللہ مہاجر مکی (اشرف السوانح جلد۲ ص۱۵۳)۔

پس یہ ہیں نام نہاد تحفظان ختم نبوت کے اصلی چہرے جن کو دیکھ کر گھن آتی ہے۔ اسی لئے آنحضرت ﷺ نے فرمایا تھا: ترجمہ ’’یعنی حضرت عبد اللہ بن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری امت پر بھی ایسے وقت آئیں گے جیسے بنی اسرائیل پر آئے تھے اور اس کی مثال ایسی ہی ہے جیسے کہ ایک جوتا دوسرے کے برابر ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ اگر کوئی بنی اسرائیل میں سے اپنی ماں کے پاس علانیہ طور پر گیا ہوگا تو ایسا ہی میری امت میں بھی ہوگا اور بیشک بنی اسرائیل میں 72 فرقے ہوئے تھے میری امت 73 فرقوں میں بٹے گی جو ماسوا ایک کے سب کے سب جہنمی ہوں گے۔ سرکار سے دریافت کیا گیا ہے کہ وہ فرقہ کون سا ہے سرکار نے فرمایا جس پر میں اور میرے صحابی ہیں۔ یہ روایت ترمذی نے کی ہے لیکن احمد اور ابو داؤد کی روایت ہے کہ حضرت معاویہؓ کی روایت سے اس طرح منقول ہے۔ بہتر دوزخ میں ہوں گے اور ایک جنت میں اور وہ راہ یافتہ جماعت ہوگی۔

(مشکوٰۃ شریف عربی ص57)

باقی صفحہ (9) پر ملاحظہ فرمائیں

## تامل ناڈو میں مجلس انصار اللہ کا دوسرا صوبائی سالانہ اجتماع

منعقدہ 25-24 اگست 2002ء

مجلس انصار اللہ تامل ناڈو کا دوسرا صوبائی اجتماع تامل ناڈو کے جنوبی حصہ میں واقع ساتان کولم میں مورخہ 25-24 اگست 2002 کو نہایت کامیابی کے ساتھ منعقد ہوا۔ الحمد للہ۔

ساتان کولم ایک چھوٹا سا شہر ہے۔ ابتدائی زمانہ میں حضرت عبد الرحمٰن صاحب اللہ رکھا جیسے صحابی مدراس شہر میں گزر چکے ہیں۔ تاہم تامل زبان بولنے والوں میں سب سے پہلے بیعت کرنے والے ساتان کولم کے تھے۔ اسی طرح جماعت احمدیہ تامل ناڈو کی پہلی مسجد بھی یہاں واقع ہے۔

اجتماع کی تشہیر کیلئے شہر کے مختلف مقامات میں اشتہارات اور بینرز لگائے گئے تھے۔ اس سے مشتعل ہو کر غیر احمدی اور ملا لوگوں نے مخالفت بھی شروع کر دی تھی۔ اجتماع سے پہلے جمعہ کے دن جمعہ میں ایک ملانے جماعت احمدیہ کے عقائد پر اعتراض کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف بھی گندے الفاظ میں گالیاں دیں۔ پھر گھر گھر جا کر اشتہارات دے کر اجتماع میں شرکت سے لوگوں کو روکتے رہے۔ اس طرح اجتماع کی خوب تشہیر کی گئی۔

اجتماع کیلئے مہمان خصوصی کے طور پر مکرم و محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد صدر مجلس انصار اللہ بھارت اور مکرم اے، پی، آئی عبد القادر صاحب امیر صوبائی تامل ناڈو نے شرکت کی۔

اجتماع کی کاروائی 24 اگست کو صبح مکرم امیر صاحب صوبائی کی زیر صدارت شروع ہوئی۔ جناب اے، ایم، ایس شریف صاحب ساتان کولم کی تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم سلطان احمد صاحب نے اردو نظم خوش الحانی سے سنائی اور دعا کے بعد خاکسار ایم خلیل احمد ناظم مجلس انصار اللہ تامل ناڈو نے استقبالیہ تقریر کی۔ خاکسار نے ساتان کلم میں سب سے پہلے بیعت کرنے والے مرحوم مکرم سعید احمد صاحب کی خدمات اور قربانیوں کا ذکر کیا۔ کہ انہوں نے اپنے یہاں ایک بہت بڑے حصہ میں احمدیہ مسجد بنا کر دی ہے۔ اس کے بعد ابتدائی احمدی احباب جیسے مرحوم عبد القادر صاحب عرف ماسٹر صاحب مرحوم، حافظ عبد اللہ صاحب نیز اس زمانہ کے مبلغ مکرم مولانا بی عبد اللہ صاحب وغیرہ کا ذکر کیا۔

اس کے بعد سالانہ رپورٹ پڑھ کر سنائی گئی۔ صدارتی خطاب میں مکرم امیر صاحب صوبائی نے آنحضرت ﷺ کے معراج کا تذکرہ فرماتے ہوئے واضح کیا کہ یہ آپ کے مقام ختم نبوت کی واضح تفسیر ہے۔ بعد ازاں مکرم صدر صاحب مجلس انصار اللہ بھارت نے افتتاحی خطاب فرمایا۔ اس میں آپ نے مخالفتوں کے دور میں جماعتوں کی ترقیات کا تذکرہ فرماتے ہوئے کہا کہ جبکہ یہاں چند ایک احمدی تھے مخالفوں نے مخالفت میں کوئی ایک پہلو بھی نہیں چھوڑا تھا۔ لیکن اب ایک بہت بڑا تناور درخت بن چکا ہے۔ اب ان کی مخالفتوں سے مجالس کو کیا نقصان ہوگا۔ آپ نے فرمایا کہ ان مخالف بھائیوں کو چاہئے کہ اس امر پر غور کریں اور سنجیدگی سے سوچیں کہ ان کے آباؤ اجداد نے جماعت کی مخالفت کر کے کیا پایا۔

بعد ازاں مختلف علمی و ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔ جس میں تمام مجالس کے اراکین نے نہایت ذوق و شوق سے حصہ لیا۔

25 اگست کو صبح تربیتی اجلاس کی صدارت مکرم ایم بشارت احمد صاحب نائب امیر چینئی نے کی۔ مکرم ایم نعیم احمد صاحب کی تلاوت کے بعد مکرم ابن شفیق احمد صاحب نے نظم سنائی۔ مکرم ایم بشارت احمد صاحب نے اپنے صدارتی خطاب میں حضرت عیسیٰ اور آنحضرت ﷺ کے انصار کی قربانیوں کا تذکرہ کیا۔ متعدد واقعات کی روشنی میں انصار اللہ کا مقام اور ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ اس کے بعد مکرم مولوی محمد ایوب صاحب چینئی نے دعوۃ الی اللہ کے موضوع پر اور مکرم مولوی رفیق احمد صاحب کوٹار نے خلافت پر اور مکرم مولوی پی ایم محمد علی صاحب نے بیعت کی ضرورت کے موضوع پر تقاریر کیں۔ اس کے بعد مکرم اے این اے رحمت صاحب تو توکوڈین نے اپنے طالب علمی کے زمانہ میں قادیان کے تاثرات بیان کئے۔

اختتامی اجلاس خاکسار ایم خلیل احمد ناظم مجلس انصار اللہ تامل ناڈو کی زیر صدارت و مکرم کے محمد علی صاحب شنکرن کوئل کی تلاوت سے شروع ہوا۔ مکرم ایم نعیم احمد صاحب چینئی نے نظم سنائی۔ اے رحمت اللہ صاحب اڑن کڑی نے تامل میں نظم سنائی۔ صدارتی خطاب میں خاکسار نے دعا کی اہمیت کو واضح کیا۔ اس کے بعد مکرم صدر صاحب مجلس انصار اللہ بھارت نے مقابلہ جات میں اول دوم سوم آنے والوں کو انعامات تقسیم کئے۔ اختتامی خطاب میں مکرم صدر صاحب نے اس اجتماع کو گزشتہ اجتماع سے کئی لحاظ سے زیادہ کامیاب قرار دیا۔ نیز تامل ناڈو میں مجلس انصار اللہ کی کارکردگیوں میں ترقی کا بھی ذکر کیا۔

اس اجتماع کے موقعہ پر مکرم کے محمد علی صاحب شنکرن کوئل کا تیار کردہ کتابچہ "مسلمانوں کی توجہ کیلئے" کا بھی اجراء ہوا۔ مکرم صدر صاحب مجلس انصار اللہ بھارت نے ایک نسخہ مکرم ناظم صاحب مجلس انصار اللہ تامل ناڈو کو دے کر اجراء فرمایا۔ مکرم اے، ایم، ایس شریف صاحب صدر جماعت ساتان کلم نے شکریہ ادا کیا۔ دعا کے ساتھ اختتام پذیر ہونے والے اس اجتماع میں تامل ناڈو کی 11 مجالس سے 120 سے زائد اراکین نے شرکت کی۔ الحمد للہ۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کو بابرکت فرمائے اور اس کے نیک نتائج پیدا فرمائے۔ آمین۔ (ایم خلیل احمد)

## مکرم عبد الباری صاحب آف اٹارسی کا ذکر خیر

مکرم باری صاحب یوپی کے رہنے والے تھے۔ چھوٹی عمر میں ہی ان کے والد صاحب کا انتقال ہو گیا۔ جسکی بناء پر معمولی تعلیم ہی حاصل کر سکے۔ مکرمہ والدہ صاحبہ، ایک بہن ایک بھائی جو بہت چھوٹی عمر کے تھے ان کی کفالت کی ذمہ داری 12 یا 13 سال کی عمر میں ہی ان پر آپڑی۔ گھر گھر گھوم کر سلائی مشین ریپئر کیا کرتے تھے اور اپنے گھر کا گزارہ چلاتے۔ اسی اثناء میں گھڑی کا کام سیکھا اور اسکی دوکان بھی ڈالی لیکن جو خاندانی پیشہ سلائی مشین کا تھا اسی کو اختیار کیا۔

روزگار کی تلاش میں یوپی سے نکل کر اٹارسی مدھیہ پردیش میں رہنے لگے۔ یہاں پر سلائی مشین کی دوکان ڈالی۔ یہاں پر یوپی کے اوراتی مقام کے رہنے والے مکرم فہیم احمد صاحب مرحوم سابق صدر جماعت اٹارسی سے تعلقات تھے جو معہ فیملی 63ء میں سلسلہ میں داخل ہوئے۔ انہی کوششوں کی بناء پر یوپی کے دو گھروں کے افراد کو سلسلہ میں داخل ہونے کی توفیق ملی۔ مکرم باری صاحب کو جب معلوم ہوا کہ مکرم فہیم احمد صاحب جماعت احمدیہ میں داخل ہوئے ہیں تو انکا شوق بھی جماعت کی طرف بڑھنے لگا۔ اور وہ مکرم عظیم صاحب درویش قادیان مرحوم کے کتب خانہ سے تمام کتب کی ایک ایک کاپی بذریعہ پوسٹ منگا کر مطالعہ کرنے لگے۔ ایک لمبی کھوج کے بعد 65ء میں سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ جب اس کا علم ان کے بھائی کو ہوا تو وہ جماعت سے دور رہنے کی تلقین کرنے لگا کیونکہ وہ جماعت اسلامی کا ممبر تھا۔ بہر کیف ان پر اسکا اثر نہ ہوا تو از خود وہ قادیان گیا۔ اور کئی لوگوں سے اسکا تبادلہ خیالات ہوا۔ ان میں سے ایک مکرم مولوی ابراہیم صاحب درویش مرحوم تھے۔ اسکا علم انہیں مولوی صاحب کے ذریعہ ہوا۔ بالآخر انہوں نے جا کر پھر اپنے بڑے بھائی کو سمجھانے کی کوشش کی۔ آخر کار ہر قسم کی اذیتیں دینے لگا۔ جسکی بناء پر انکو اپنا مکان جو کانپور میں تھا کم قیمت پر فروخت کرنا پڑا۔

موصوف جب احمدیت میں داخل ہوئے تو ہر طرف سے تکالیف دی جانے لگیں۔ لیکن بڑی ہمت اور حوصلہ کے ساتھ سلسلہ میں داخل ہونے کے بعد نکلنے کا تصور بھی گناہ عظیم سمجھتے تھے۔ ایک دفعہ انہوں نے مجھے بتایا کہ میں سلسلہ میں داخل تو ہو گیا لیکن نبوت والا مسئلہ حلق کے نیچے نہیں اتر تا تھا۔ بہر حال دیگر کتب و احادیث کا مطالعہ کرنے کے بعد اس مسئلہ کو سمجھ پایا۔ موصوف سلسلہ کے افراد سے اپنے عزیزوں جیسا سلوک کیا کرتے تھے۔ حتیٰ کہ انکو جب علم ہوتا کہ اٹارسی ریلوے اسٹیشن سے کوئی سلسلہ کا خادم گزرنے والا ہے تو وہ رات کی پرواہ کئے بغیر ہی اس سے ملاقات کرتے اور اسکی ضیافت کر کے خوشی محسوس کرتے تھے۔ موصوف کم علم ہونے کے باوجود اسلامی تعلیم کا آئینہ تھے اور ساتھ ہی شعر و شاعری کا شوق بھی تھا۔ موصوف نے ایک لمبے عرصہ تک جماعت اٹارسی کے صدر جماعت کے علاوہ سیکرٹری مال کی ذمہ داری آخری دم تک نبھائی۔ میں نے انکو بار ہا دیکھا ہے کہ جب کوئی چندہ دینے والا چندہ دے کر اپنی رسید لے جاتا تو ایک تھیلی میں پیسے رکھ لیا کرتے تھے۔ اپنی اشد مجبوری میں بھی اس پیسے کو استعمال نہ کرتے تھے کہ یہ جماعت کی امانت ہے۔

موصوف نے اپنی بڑی بیوی کا کافی علاج کروایا تا کہ اولاد ہو جائے لیکن افاقہ نہ ہونے پر از خود بڑی بیوی نے جماعت شاہ جہاں پور کے مکرم عبد الباسط صاحب مرحوم کی صاحبزادی مکرم نور جہاں صاحبہ سے شادی قریباً 25 سال قبل کروائی۔ موصوف قریباً 10 سال سے کئی عوارض میں مبتلا رہے۔ ان ایام میں انکی بڑی بیوی مکرمہ زبیدہ بیگم دن رات ایک کر کے انکی خدمت سرانجام دیتی رہی اللہ تعالیٰ ان کو اجر عظیم عطا کرے۔ ساتھ ہی انکا حافظ و ناصر ہو۔ موصوف لمبا عرصہ بیمار ہونے کی وجہ سے کافی مقروض ہو جایا کرتے تھے جو اپنا مکان فروخت کر کے ادا بھی کر دیا کرتے تھے۔ موصوف نے مرکز سے بھی قرضہ لیا ہوا تھا۔ آخری ایام میں انہیں اسکا احساس ہو گیا تھا کہ اب خدا کا بلاوا ہے۔ خاکسار اپنی بہن کی شادی پر جب اٹارسی گیا تو بتایا کہ میں نے اپنا رہائشی مکان مرکز کو فروخت کر دیا ہے اور میں قادیان شفٹ ہونا چاہتا ہوں اور کہتے جاتے مولوی صاحب میں مرکز کا اور دیگر کا مقروض ہوں۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس کی جلد ادائیگی کی توفیق دے تا کہ میں مقروض ہونے کی حالت میں نہ مروں۔ اللہ تعالیٰ نے انکی یہ خواہش پوری کی کہ ان کی زندگی میں ہی ان کے مکان کے فروخت کئے ہوئے پیسوں سے میں نے قرض ادا کر دیا۔ اسی طرح موصوف نے ایک مکان جو موجودہ قیمت چھ لاکھ سے زائد کا ہے جماعت کو دیا۔ موصوف بالآخر 02-8-7 کو رات 12:30 بجے انتقال کر گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

موصوف موصی تھے لہذا ان کے تابوت کو انکی بڑی اہلیہ و جماعت کے دیگر افراد قادیان لائے۔ مورخہ 02-8-9 کو بروز جمعہ مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد دعا کروائی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ انہیں جنت میں اعلیٰ مقام عطا کرے لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے۔ نیز صوبہ مدھیہ پردیش میں سلسلہ عالیہ میں فوج در فوج لوگوں کو داخل ہونے نیز سلسلہ سے بے لوث محبت کرنے والا بنائے۔

(محمد سعادت اللہ خادم سلسلہ حال مقیم شاہ جہان پور)

**بقیہ صفحہ** :: ( 8 )

بزرگان امت میں سے حضرت امام ملا علی قاریؒ جنہوں نے مشکوٰۃ کی شرح لکھی ہے اور فقہ حنفیہ کے مسلم عالم ہیں بہتر فرقوں والی حدیث کی تشریح کرتے ہوئے لکھا ہے کہ یعنی بس یہ بہتر فرقے سب کے سب آگ میں ہوں گے اور ناجی فرقہ وہ ہے جو روشن سنت محمدیہ اور پاکیزہ طریقہ احمدیہ پر قائم ہے۔

(مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوۃ المصابیح جلد اول ص 248)

✿✿✿

## بیت السبوح فرینکفرٹ میں جماعت جرمنی کی مرکزی لائبریری کا افتتاح

مؤرخہ 19 جولائی 2002ء کی شام جماعت احمدیہ جرمنی کے مرکز بیت السبوح میں جماعت جرمنی کی مرکزی لائبریری کا افتتاح عمل میں آیا۔ محترم نیشنل امیر صاحب جرمنی کی زیرصدارت ہونے والی اس تقریب میں نیشنل مجلس عاملہ، نمائندگان عاملہ انصاراللہ، خدام الاحمدیہ لجنہ اماءاللہ کے علاوہ کثیر تعداد میں طلباء اور علمی ذوق رکھنے والے احباب نے شرکت کی۔

اس تقریب کے مہمان خصوصی ہمارے معروف احمدی ماہر طبیعات محترم ڈاکٹر نعیم احمد طاہر صاحب تھے۔

اس تقریب کا باقاعدہ آغاز شام سات بجے بیت السبوح کے UG-A میں قائم کی گئی لائبریری کے ہال میں تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ جس کے بعد حضرت مسیح موعودؑ کا منظوم کلام پڑھا گیا۔ انچارج شعبہ تصنیف مکرم محمد الیاس منیر صاحب نے لائبریری کا تعارف کرایا اور بتایا کہ اس لائبریری کی دراصل 60 کے عشرہ میں بنیاد پڑی تھی اور اس کے لئے مبلغین سلسلہ کے علاوہ محترم عبدالہادی کیوسی صاحب اور محترم ہدایت اللہ ہیوبش صاحب نے گرانقدر خدمات سرانجام دی ہیں۔ مختلف مراحل سے گزرتے ہوئے اب اس کا جماعت جرمنی کے نئے خرید کردہ سنٹر بیت السبوح میں نئے سرے سے آغاز کیا جارہا ہے۔

اس تعارف کے بعد محترم محمد الیاس مجوکہ صاحب نے جرمن زبان میں ''علمی ترقی میں لائبریری کے کردار'' کے عنوان سے مقالہ پیش کیا۔ آپ اپنے مضمون کی وضاحت ساتھ کے ساتھ پروجیکٹر کی مدد سے سکرین پر بھی کرتے رہے۔ آپ نے بڑی گہرائی میں جاکر گذشتہ زمانوں میں قائم کی جانے والی مصر، عراق اور شام وغیرہ میں بڑی بڑی اور مشہور لائبریریوں کا تفصیلی تعارف کرایا آپ نے ان لائبریریوں میں موجود کتب کی اصناف اور دیگر تحقیقی سہولتوں کا تذکرہ بھی کیا۔

محترم مجوکہ صاحب کے اس تحقیقی مقالہ کے بعد مہمان خصوصی محترم ڈاکٹر نعیم احمد طاہر صاحب نے اپنا مقالہ خصوصی پیش فرمایا۔ آپ نے قرآن کریم کی آیات اور احادیث نبویہ کی روشنی میں بڑی تفصیل کے ساتھ علم کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ اس سلسلہ میں آپ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس بارہ میں متعدد ارشادات بھی سنائے۔ آپ کا یہ مضمون بڑی دلچسپی سے سنا گیا۔ آپ نے اپنی ذاتی زندگی میں ہونے والے واقعات کے حوالہ سے بتایا کہ آپ نے مشہور الہامی دعا رب ارنی حقائق الاشیاء سے ہر قدم پر فائدہ اُٹھایا ہے۔ یاد رہے کہ محترم ڈاکٹر نعیم طاہر صاحب 1973ء میں ایم ایس سی فزکس کے امتحان میں تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے طالب علم کی حیثیت سے شامل ہوئے تھے اور اعلیٰ ترین ریکارڈ قائم کیا تھا۔ تاہم آپ کے اس ریکارڈ کو بعد میں ایک احمدی طالبہ نے ہی توڑا۔ مکرم ڈاکٹر صاحب نے قرآن کریم کی آیات کے حوالے سے علم کی ضرورت اور اس کی ترقی اور ترویج پر روشنی ڈالی۔ اس موقع پر مکرم ہدایت اللہ ہبش صاحب نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر آپ اس لائبریری میں موجود ساری کتب پڑھ نہ بھی سکیں تو کم از کم ایک مرتبہ ان کتابوں کو اپنی نظر سے ضرور گزاریں تا یہ معلوم ہو کہ لائبریری میں کون کون سی کتب موجود ہیں۔

مکرم امیر صاحب جماعت جرمنی نے فرمایا کہ...... حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو کتب کا خزانہ چھوڑا ہے ہمیں اس کا مطالعہ کرنا چاہیئے اور نئی نسل کو ان کے تراجم کرکے دوسروں کو یہ پہنچانا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں لائبریری سے استفادہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

## بین المذاہب کانفرنس کا انعقاد

مورخہ 25 مئی 2002ء بروز ہفتہ ایک کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ یہ نشست بعنوان محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں رکھی گئی تھی۔ اس کانفرنس کے لیے ہم نے اپنے علاوہ یہودیوں اور عیسائیوں کے علماء کو دعوت دی تھی لیکن یہودیوں کی طرف سے متعدد بار رابطہ کرنے پر بھی کوئی مثبت جواب نہ ملا البتہ مقامی چرچ کی Pfarerin نے اس کانفرنس میں خوشی سے شمولیت کا اظہار بھی کیا۔ تقریب کا آغاز سہ پہر 4 بجے تلاوت کلام پاک سے کیا گیا۔ دو اطفال نے مکرم ہدایت اللہ ہبش صاحب کی نظم ترنم کے ساتھ پڑھی۔ جرمن احباب نے نہایت مسرت اور کھلی داد کا اظہار کیا۔ اس کے بعد مکرم قیصر ندیم صاحب نے استقبالیہ پڑھا جس میں معزز مہمانوں کو دلی گہرائیوں سے خوش آمدید کہا گیا اسلام کی تمام بنی نوع انسان سے محبت کی تعلیم پیش کی گئی دوسرے آسمانی مذاہب کی سچی تعلیمات کا اسلام سے تعلق بیان کیا گیا۔ تقریب کا موضوع ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'' کا ذکر کرکے خدا تعالیٰ کا ہر زمانہ میں انبیاء کو بھیجنے کا مقصد، محبت اور صلح کی تعلیم، مذہبی انتہا پسند ہر مذہب میں ہیں مگر خدا نے اسلام کے ذریعہ ہمیں سکھایا ہے کہ ایسے لوگ دراصل کسی مذہب سے تعلق نہیں رکھتے۔

جماعت کا تعارف حضرت محمد ﷺ کی پیشگوئیوں کے مطابق حضرت مرزا غلام احمدؑ کا آنا اور حقیقی اسلام کا پیغام مخالفین کے مشکلات کے باوجود تمام دنیا تک پھیلائے جانے کا ذکر کیا۔ خاتون عیسائی پادری کو تعلیمات کے مطابق لیکچر کی دعوت دی گئی۔ وہ کچھ نوٹس پوسٹر پر لکھ کر لائی تھیں جو دیوار پر آویزاں کیے گئے۔ ان کے روایتی قسم کے لیکچر کے بعد ہمارے مربی سلسلہ مکرم لئیق احمد منیر صاحب نے مفصل لیکچر دیا جس میں خالصتاً حضرت محمد ﷺ کی زندگی کے واقعات پیش کئے گئے جن میں طائف کا سفر اور فتح مکہ شامل ہیں۔ احادیث بھی پیش کی گئیں۔ حضرت مسیح موعودؑ کے فرمودات کے ذریعہ اسلام کی وسیع القلبی اور محبت کا سب کے لئے فیض کا پیغام دیا گیا۔ آخر میں سوالات کا سیشن تھا۔ تقریب کے اختتام پر حاضرین کے تواضع کے لیے شام کے کھانے جس میں پاکستانی کھانے اور کیک کافی چائے کا انتظام کیا گیا تھا۔ کھانے کے دوران بھی مہمانوں سے بے تکلفی میں ان کی دلچسپیاں جانتے ہوئے ساتھ ساتھ تبلیغی گفتگو جاری رہی۔

(مرسلہ:- طارق سہیل، صدر جماعت Alzey)

## کیرئر پلاننگ

### ہوٹل میں اپرینٹس شپ

ہوٹل میں ایک اپرینٹس کو نوکری کے دوران ہی کک، اسٹیوارڈ، بیکر اور کنفکشنری وغیرہ کی ٹریننگ دی جاتی ہے۔ انہیں 680 روپے سے 1020 روپے ماہانہ وظیفہ دیا جاتا ہے ہوٹل میں سیدھی درخواست کرنا ہوتی ہے۔

اسپانسر شپ رانگیج منٹ فارم اور سرٹیفکیٹ دلی میں ڈپٹی اپرینٹس شپ اڈوائزر۔ عرب کی سرائے۔ نظام الدین۔ نئی دہلی کے پتہ پر بھیجنا ہوگا اور خواتین کے لئے آئی ٹی آئی۔ نند گیری۔ جہانگیر پور۔ آئی آئی ٹی پوسا (PUSA) اور آئی آئی ٹی میری فورٹ میں بھی یہ سہولت موجود ہے۔

نیشنل کاؤنسل فار ووکیشنل ٹریننگ کا امتحان پاس کر لینے اور اپرینٹس شپ پوری ہو جانے کے بعد آپکو نیشنل اپرینٹس شپ سرٹیفکیٹ ملے گا اس کی بنیاد پر جونیئر گریڈ کی نوکری اسی ہوٹل میں مل سکتی ہے جس میں آپ نے ٹریننگ لی ہوگی۔ ورنہ آپ کو باہر کہیں بھی نوکری دیکھنی ہوگی۔ نومبر تک سبھی پتوں میں دس روپے میں فارم دستیاب ہیں۔

### ٹیکسٹائل ڈیزائننگ

شمال بھارت میں چار سال کے منظور شدہ ٹیکسٹائل ڈیزائننگ کورس کرانے والے کچھ ادارے یہ ہیں۔

☆ انڈین انسٹی ٹیوٹ آف ٹکنالوجی نئی دہلی
☆ پنجاب ٹیکنیکل یونیورسٹی گیانی ذیل سنگھ کالج آف انجینئرنگ اینڈ ٹکنالوجی بھٹنڈہ
☆ ڈاکٹر بی آر امبیڈکر آر ای سی جالندھر
☆ یوپی ٹیکنیکل یونیورسٹی، گورنمنٹ سنٹرل ٹیکسٹائل انسٹی ٹیوٹ کانپور
☆ مہرشی دیانند یونیورسٹی ٹکنالوجیکل انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکسٹائل اینڈ سائنسز بھوانی ہریانہ
☆ راجستھان یونیورسٹی ایم ایل وی ٹکسٹائل انسٹی ٹیوٹ بھیل واڑہ
☆ جیواجی یونیورسٹی ایم پی

**(مرسلہ قریشی انعام الحق صاحب آف قادیان)**

## ایکسرے ٹیکنیشین کی ضرورت ہے

احمدیہ شفاخانہ قادیان میں ایک X-Ray Technitioan کی ضرورت ہے جو احمدی سلسلہ کی خدمت کا جذبہ رکھتے ہوں اور ساتھ ہی X-Ray Technitioan کا مکمل Course کیا ہو وہ ایک ماہ کے اندر اپنی درخواست امیر جماعت کی سفارش کے ساتھ خاکسار کو ارسال کریں۔ اپنے تجربات، Certificates وغیرہ کی فوٹو کاپی بھی ساتھ ارسال کریں۔ (ڈاکٹر طارق احمد احمدیہ شفاخانہ قادیان)

### اعلان نکاح

مکرم اسحاق احمد صاحب گنائی کا نکاح عزیزہ نکہت قیوم بنت عبدالقیوم فانی آف بھدرواہ کے ہمراہ مبلغ 60,000 روپے حق مہر پر مکرم مولوی غلام احمد صاحب نے مورخہ 5 جولائی 2002 کو بمقام بھدرواہ پڑھا۔ اللہ تعالیٰ ہر دو خاندانوں کیلئے یہ رشتہ مبارک کرے۔ آمین۔ اعانت بدر -/200 (نثار احمد نصرت معلم دڑے والی)

KASHMIR JEWELLERS
کشمیر جیولرز
Main Bazar Qadian (Pb.)
Ph. (S) 01872-21672 (R) 20260
Fax. 20063
E-mail. kashmirsons@yahoo.com
Mfrs& Suppliers of:
GOLD & DIAMOND JEWELLERY
Speciality: Alisallah Rings and Lockets
FIRMA JEWELLERY (Pvt.Ltd)
107 Serangoon Road, Singapoor-218012
Tel : 62953003, Fax : 62244449, E-mail firma@pacific.net.sg

## جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ربیع الاول کے مبارک مہینہ میں مورخہ 8 جون بروز ہفتہ لمبرگ میں جلسہ سیرت النبی منایا گیا جو کہ ہر لحاظ سے بہت بابرکت اور کامیاب رہا۔ جلسہ سیرت النبیؐ میں آنحضرت کی حیات طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر کی گئیں۔ سب سے پہلے مکرم احمد حسن صاحب نے آنحضور ﷺ کی عائلی زندگی کے موضوع پر تقریر کی۔

اس تقریب میں مکرم انعام اللہ طیب صاحب نے رحمۃ العالمین کے عنوان پر مضمون پیش کیا۔ اس جلسہ کے موقع پر ایک جرمن تقریر بھی رکھی گئی جو کہ مکرم طاہر انعام صاحب نیکی اور بہت ہی خوبصورت انداز میں ''حضرت محمدؐ کی رحمدلی ہر مخلوق کے ساتھ'' کے عنوان پر تقریر کی اس میں آنحضرتؐ کی سیرت پاک کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی کہ کس طرح ان راہوں پر چل کر جو کہ حضرت محمدؐ نے بتائیں ہم دین و دنیا میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔

# پاکستان میں مساجد شہید کی جارہی ہیں

پاکستان میں مساجد کو شہید کرنے کا سلسلہ جاری ہے۔ پاکستانی صوبہ سرحد کی راجدھانی پشاور کی ڈیڑھ سو سالہ قدیم سنٹرل جیل کی زمین آغا خان فاؤنڈیشن کے حوالے کرنے کے لئے اس جیل میں واقع مسجد کو شہید کر دیا گیا۔ اس سے پورے صوبہ سرحد میں احتجاج کی لہر دوڑ گئی۔ علماء کرام کی قیادت میں عوام سڑکوں پر اُتر آئے۔ پشاور سنٹرل جیل کی اس مسجد کی شہادت کے خلاف اب تک متعدد احتجاجی جلوس نکالے گئے اور کئی مظاہرے ہوئے آخر کار حکام کو مجبوراً یہ اعلان کرنا پڑا کہ شہید کی گئی مسجد دوبارہ تعمیر کی جائے گی۔ لیکن حکومت کا یہ اعلان بھی پشاور اور آس پاس کے مسلمانوں کو مطمئن نہیں کر سکا۔ مظاہرے ہنوز جاری ہیں۔

پشاور کی تاریخی مسجد قاسم علی خان کے خطیب مفتی شہاب الدین اور دیگر علماء نے پاکستان میں مساجد کی شہادت کے سلسلے پر ایک پریس کانفرنس طلب کی انہوں نے اخبار نویسوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پشاور میں مساجد کو شہید کرنے کا ایک سلسلہ جاری ہے جس کا آغاز جامع مسجد تحصیل گور گٹھڑی کو شہید کر کے کیا گیا۔ اس مسجد کو شہید کرنے کے بعد یہ کہا جارہا ہے کہ اس جگہ پارک تعمیر کیا جائے گا۔ مفتی شہاب الدین نے کہا کہ ایک جانب حکام سکھوں کے گردواروں کو تاریخی ورثہ قرار دیکر محفوظ کرنے کا اعلان کر رہے ہیں اور دوسری طرف مساجد شہید کی جارہی ہیں۔ انہوں نے پریس کانفرنس کو خطاب کرتے ہوئے مزید کہا۔ مساجد شعائر اللہ ہیں اور ایک بار جو جگہ مسجد کی حیثیت سے متعارف ہو جائے وہ تا قیامت مسجد ہی رہتی ہے، جو جگہ ایک بار مسجد بن جائے پھر نہ تو وہ زمین بک سکتی ہے اور نہ کسی کی ملکیت ہو سکتی ہے اس طرح مسجد کا تحفظ نہ صرف مسلم ریاست کی ذمہ داری بلکہ اس کے ہر شہری کی بھی ذمہ داری ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ایک ایسے ملک میں جس کا قیام اسلام کے نام پر ہوا ہو، اس میں مسجد کی شہادت قومی نظریے کے بھی خلاف ہے۔

پشاور سینٹرل جیل کی مسجد کی شہادت کے بارے میں علمائے کرام نے اخبار نویسوں کو بتایا کہ پہلے اس مسجد کے امام کی چھٹی کر دی گئی اس کے بعد یہاں کی بجلی کاٹ کر پنکھے وغیرہ نکال لئے گئے اس پر علماء نے احتجاج کیا کہ مسجد شہید نہیں کی جائے علماء کے وفد نے ہوم سیکرٹری آئی جی (جیل خانہ) سے ملاقاتیں کیں۔ ان میں یہ طے پایا کہ جید علماء کی ایک کمیٹی بنائی جائے جو صوبے کی ایسی مساجد کے بارے میں فیصلہ کرے جنہیں شاہراہوں کی توسیع کے لئے شہید کرنے کا منصوبہ زیر غور ہے۔ ساتھ ہی اس بات پر بھی اتفاق ہوا کہ پشاور سینٹرل جیل کی اس مسجد کو اس وقت تک شہید نہیں کیا جائے گا جب تک کہ اس کمیٹی کا فیصلہ نہ آجائے۔ لیکن کچھ دنوں بعد اچانک رات کی تاریکی میں مسجد کو شہید کر دیا گیا اور جب علماء نے وہاں پہنچ کر انہدامی کارروائی کو روکنے کی کوشش کی تو انہیں گرفتار کر لیا گیا۔

مفتی شہاب الدین نے کہا کہ پاکستانی حکومت پانچ میم کی مخالف اور دشمن بھی ہے۔ (۱) مسجد (۲) مدرسہ (۳) مولوی (۴) مجاہد (۵) محمدی مسلمان۔ انہوں نے بتایا کہ آج پاکستان میں پرانی مسجدیں گرائی جارہی ہیں۔ اور نئی مسجدیں تعمیر کرنے کے لئے این او سی حاصل کرنے کی شرط لازمی کر دی گئی ہے۔ اس طرح پرانے مدرسے بند کئے جائیں گے اور نئے مدرسوں کے لئے این او سی ضروری ہوگا۔ مولوی کا ناطقہ بند کیا جائے گا، اسے معاشی مسائل میں الجھایا جائے گا، مجاہد اور جہاد پر پابندی عائد ہوگی عام محمدی مسلمان کو کمر توڑ مہنگائی میں جکڑ کر اسے معاشی تنگی میں الجھایا جائے گا۔ اپنی گفتگو کے دوران انہوں نے مزید کہا کہ اب تو حکومت پاکستان چاہتی ہے کہ ایسا قانون بنادیا جائے جس کے تحت آئندہ دینی مدارس کے ساتھ لفظ دینی لکھنا ممنوع ہو۔

☆☆☆

800 سال حکومت کی۔ مگر آج وہاں مسجدیں ویران ہیں۔ مسجدیں نمازیوں کے لئے ترس رہی ہیں۔ مسلمانوں کا مکمل صفایا کر دیا گیا۔ اور اسی کی شروعات آج ہندوستان کی ریاست گجرات سے شروع ہو چکی ہے۔ آج اگر ہم بیدار نہ ہوئے تو ہمارا بھی حشر بس وہی ہوگا۔ میرے بہت سے ساتھیوں کا کہنا ہے کہ جو قتل عام گجرات میں مسلمانوں کا ہوا وہ اس لئے ہوا کہ وہاں ایک خاص مسلم فرقے کے لوگ زیادہ رہتے تھے۔ اللہ رحم کرے ہماری اس اندھی سوچ پر چاہے کوئی بھی فرقہ ہو اس کا فیصلہ تو میدان حشر میں ہوگا مگر آج ہمیں متحد ہونے کی ضرورت ہے۔ کیا ہم کسی مسلم سے تعلق نہیں رکھتے؟ کیا ہمارا دوستانہ ہندوؤں سے نہیں ہے؟ جب ہم ان سے دوستی کر سکتے ہیں تو ہم ان مسلکوں کو بالائے طاق رکھ کر آپس میں کیوں نہیں ایک ہو سکتے اس کی وجہ خاص ہمارے کچھ مفاد پرست علماء ہیں۔ ہم جن پر مکمل بھروسہ کرتے ہیں۔ مگر یہی علماء ہمارے بھروسے کی دھجیاں بھی اڑا رہے ہیں۔ ☆ (محمد یونس خان محبوب خان (بھڑ گاؤں) (روزنامہ اردو ٹائمز ممبئی 02-9-8)

## جامنیر کے مسلمانوں کو مشتعل کرنے کی منصوبہ بند سازش شاہی مسجد میں سؤر کا گوشت ڈال دیا

گزشتہ دنوں جامنیر کے محلہ شری رام پیٹھ کی شاہی مسجد میں داخل ہونے والوں کو اس وقت سخت صدمہ پہنچا جب انہوں نے وہاں سؤر کے گوشت کے مختلف ٹکڑے اور خون کے دھبے پائے اس واقعہ کے سبب جامنیر کے مسلمان مشتعل ہوگئے اور صورت حال نازک ہوگئی۔ نمازیوں نے مسجد کی صفائی کرنے کے بعد پولیس سے رابطہ کیا۔ اسی دوران جامنیر کے سرنج کی مشتعل ہجوم نے پٹائی بھی کر دی۔ پولیس کی مستعدی کی وجہ سے کوئی ناخوشگوار واقعہ رونما نہ ہوا۔ گزشتہ دنوں میں فرقہ پرست ماحول کو خراب کرنے کی کوشش میں لگے ہوئے تھے۔ مسلمانوں نے شکایت درج کرائی کہ انہیں بجرنگ دل کے مقامی صدر بلو بھوئی پر شبہ ہے پولس کی نگاہیں بھی بلو پر ہی ٹکی ہیں۔ ایک عرصہ سے شہر میں بلو کی مشکوک اور دل آزار حرکات کو محسوس کیا جارہا ہے۔

چند ماہ قبل بھڑ گاؤں میں مندر کی ایک مورت کی بے حرمتی کر دی گئی تھی اور اس کے نتیجے میں فساد پھوٹ پڑا تھا مسلمانوں کی دکانوں اور املاک کے علاوہ مسجدوں کو بھی نشانہ بنایا گیا تھا مگر پولیس نے صحیح وقت پر قصوروار کو دبوچ لیا وہ شخص کوئی اور نہیں بلکہ ہندو ہی تھا۔ ☆ (انقلاب ممبئی 02-6-10)

(مرسلہ عقیل احمد سہارنپوری سرکل انچارج شولہ پور مہاراشٹر)

☆☆☆☆☆☆

☆☆

## آیوری کوسٹ (مغربی افریقہ) میں خانہ جنگی 270 افراد ہلاک 300 زخمی دوشہروں پر باغیوں کا قبضہ

مغربی افریقہ کے دیس آیوری کوسٹ میں گزشتہ تین دنوں سے جاری جوجی جھڑپ میں اب تک 270 افراد ہلاک اور 300 زخمی ہوئے ہیں۔ یہ اطلاع یہاں کی سرکاری ٹیلی ویژن نے دی ہے۔ مقامی ٹیلی ویژن کے مطابق یہ جھڑپ گزشتہ دنوں عابد جان میں اس وقت ہوئی جب فوجی باغیوں نے سرکاری ٹھکانوں پر حملے شروع کر دیئے۔ اب اس افریقی ملک آیوری کوسٹ کے دوسرے شہر بواوکے اور کورہوگو پر بھی باغیوں کا قبضہ ہو چکا ہے۔

تختہ پلٹنے کی کوششوں کے بارے میں اطلاع ملتے پر روم سے فوراً لوٹ کر آنے کے بعد صدر لورینٹ باگبو نے باغیوں کے خلاف لڑائی چھیڑنے کا وعدہ کیا ہے۔ تاہم سرکار نے اسے باغیوں کی تختہ پلٹنے کی ناکام کوشش بتایا ہے۔ حکومت نے الزام لگایا ہے کہ تختہ پلٹنے کی کوشش سابق جونٹا لیڈر رابرٹ گوئے ای کی شہ پر کی گئی ہے۔ مسٹر گوئے ای گزشتہ دنوں اتوار کے روز تختہ پلٹنے کی کوشش کے دوران اقتدار کے حامی فوجیوں کی گولی کا شکار ہوگئے۔ ☆

## اسلام لاگو کرنے کے لئے قتل کرنا جائز

پاکستان میں اسلامی تنظیم کے امیر ڈاکٹر احمد کا بیان

پاکستان میں قادیانی آبادی میں پارلیمنٹ اور صوبائی اسمبلیوں میں حصہ نہ لینے کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ ان کے نام الگ فہرست میں درج کر کے یہی پراپیگنڈا کیا گیا کہ قادیانی مسلمان نہیں ہیں۔ انہیں اسلام سے خارج قرار دیا گیا ہے۔ علماء قادیانیوں کو قتل کرنے کے لئے اسلام کے نام پر لوگوں کو بھڑکا رہے۔ ان کا معاشی اور سماجی بائیکاٹ کیا جارہا ہے۔ دھمکیاں دی جارہی ہیں کہ جو قادیانی ووٹنگ کے لئے جائے گا اس کو قتل کر دیا جائے گا۔ یہ پروپیگنڈا بھی کیا جارہا ہے کہ قادیانی امریکہ اور اسرائیل کے ایجنٹ ہیں اسلامی تنظیم کے امیر ڈاکٹر احمد نے ایک بیان میں کہا کہ اسلام لاگو کرنے کے لئے قتل کرنا جائز ہے اسلام لاگو کرنے کے مخالف اللہ کے دشمن ہیں۔ ان کو قتل کرنا جرم نہیں ہے۔ ڈاکٹر اسرار نے کہا کہ موجودہ حکمران بھی اسلام کے دشمن ہیں۔ اور امریکہ کے ایجنٹ ہونے کی حیثیت سے پاکستان میں اسلام لاگو نہیں کرتے۔ ☆

## علماء مسلمانانِ ہند کی کسمپرسی اور انتشار کے ذمہ دار - انہیں صرف دنیا چاہیئے۔

آج مسلمانان ہند جس کسمپرسی، انتشار اور اضطرابی کیفیت میں مبتلا ہیں اس کے ذمہ دار ایسے علماء ہیں جنہیں صرف دنیا چاہئے۔ چاہے اس کے لئے مسلمانوں کو فرقوں میں کیوں نہ بانٹنا پڑے اور یہی علماء ہماری پھوٹ کا ذریعہ ہیں۔ چونکہ اسی فیصد مسلمان اسلام کے مطالعہ سے دور رہتے ہیں اور اس بات پر منحصر رہتے ہیں کہ امام صاحب جو کہہ رہے ہیں وہ سچ ہی ہوگا مگر ہم سچائی کی تہہ تک نہیں جاتے اور بس ایک دوسرے پر تنقید شروع کر دیتے ہیں۔ جہاں تک میرے تجربہ کی بات ہے میں نے زیادہ تر جمعہ کے خطبوں میں علماء کو دوسرے فرقہ پر طنز کرتے دیکھا ہے۔ آج جو کچھ ہمارے علماء کر رہے ہیں اس کی ضرورت نہیں ہے۔ آج امت مسلمہ دشمن کے نشانے پر ہے۔ ہم ایسے ہی آپ میں انتشار پیدا کرتے رہیں گے تو جیسا اسپین کے حالات ہوگئے خدا نہ کرے ہندوستان میں بھی ایسا نہ ہو۔ اسپین پر مسلمانوں نے

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO-RN61/57

The Weekly BADR Qadian

Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab (INDIA)

Vol:51 Wednesday 9 October 2002 Issue No. 41

Editor:
Muneer Ahmad Khadim
Tel Fax (0091) 01872-20757
Tel Fax (0091) 01872-21702
Tel (0091) 01872-20814

Subscription
Annual Rs/-200
Foreign
By Air : 20 £ or 40 U.S $
: 60 Mark Germany
By Sea : 10 £ Or 20 U.S $

گاہے گاہے باز خواں

## جب اسمبلی ہال میں مرزا ناصر آیا تو قمیض پہنے ہوئے اور شلوار و شیروانی میں ملبوس بڑی پگڑی طرہ لگائے ہوئے تھا اور سفید داڑھی تھی

# ممبران نے دیکھ کر کہا کیا یہ شکل کافر کی ہے ___!؟

## برکات خلافت اور مولانا مفتی محمود کا اعتراف شکست

قانون کا ایک بنیادی اور عمومی اصول یہ ہے کہ کسی بھی موضوع پر بحث سے قبل تنقیحات مرتب کی جاتی ہیں اور پھر بحث کا آغاز ہوتا ہے۔ گویا تنقیحات بحث کے دائرہ کی وسعت اور حدود و قیود کا تعین کرتی ہیں۔ اور کوئی فریق بھی اس دائرہ سے ہٹ کر بحث نہیں کر سکتا۔ دوسرا اصول یہ ہے کہ بیانات کے کسی حصہ کو مسخ نہیں کیا جا سکتا ہے۔ تیسرا بنیادی اصول یہ ہے کہ اگر بڑا جرم ثابت ہو جائے تو چھوٹے جرم کی کوئی حیثیت نہیں رہتی اور نہ زیر بحث آتا ہے اور نہ ہی اس کیلئے کسی شہادت اور جرح کی ضرورت باقی رہتی ہے۔ گویا اگر بنیادی اور اصولی بات طے پا جائے تو جزدیات یا فروعات قابل تنازع نہیں رہتیں۔

قانون شہادت کا بنیادی اصول یہ ہے کہ گواہی ایک فطری اور قدرتی حق ہے جس سے کسی کو محروم نہیں کیا جا سکتا۔ اس پر جرح بھی کی جا سکتی ہے اور اگر کسی گواہی پر جرح نہ کی جائے تو وہ گواہی درست اور سچی سمجھی جاتی ہے۔

قانون سازی میں آئینی ترمیم کیلئے ضروری ہے کہ پہلے ایک بل تیار ہوتا ہے اور اس پر قومی اسمبلی کی مختلف کمیٹیوں میں غور ہوتا ہے اور اس کے بعد اسے بحث و تمحیث کیلئے ایوان میں پیش کیا جاتا ہے پھر اسے اصلی اور حقیقی قانونی شکل دی جاتی ہے۔ جو مکمل طور پر انصاف پر مبنی ہوتی ہے اور اگر دستور ساز اسمبلی بالاتفاق جامع و مانع اور مربوط الفاظ میں آئینی ترمیم مرتب نہ کر سکے تو آئینی ترمیم کا قانون نہیں بن سکتا۔

لیکن افسوس صد افسوس کہ پاکستان کی قومی اسمبلی نے قانون کے مبادیات کا بھی خیال نہ رکھا چہ جائیکہ قانون کی دیگر باتوں کا خیال رکھتی۔ اقوام متحدہ کے دستور العمل میں بنیادی انسانی حقوق کی ضمانت دی گئی ہے وہاں ہر انسان کا یہ حق تسلیم کیا گیا ہے کہ وہ جس مذہب کی طرف چاہے منسوب ہو اور پاکستان کے دستور اساسی میں بھی مذہبی آزادی کو تسلیم کیا گیا ہے اس کے باوجود انہوں نے اس بنیادی انسانی حق کی پسپائی کیلئے بحث کا ڈھونگ رچا دیا اور ایک سیاسی طالع آزمانے جسے مذہب سے کوئی سروکار ہی نہیں تھا ایک سوچی سمجھی سکیم کے تحت فیصلہ صادر کر دیا۔ اس فیصلہ سے انہیں وہ مقاصد بھی حاصل نہ ہو سکے جس کا انہیں یقین تھا اور وہ ظالم و جابر و فاسق حکمران دیوار پس زندان قانون قدرت کے ہاتھوں اپنی موت آپ مر گیا۔ موت کا طوق اس کی گردن پر ڈال دیا اور اسے سولی پر چڑھا دیا۔ فاعتبرو ایا اولی الابصار مگر دوسری طرف قومی اسمبلی کے اس فیصلہ پر انتہا پسند ملا پھولا نہ سماتے رہے اور ساتھ ہی اعتراف شکست کا بھی اظہار کرتے رہے اور اپنے فیصلہ پر ہاتھ ملتے رہے۔ ہم ذیل میں ہفت روزہ ''لولاک'' لائل پور کا ایک اقتباس ہدیہ قارئین کر رہے ہیں جس سے قارئین ضرور محظوظ ہوں گے۔ (ایڈیٹر)

پاکستان قومی اسمبلی میں احمدیہ مسئلہ زیر بحث تھا۔ ان دنوں مولانا مفتی محمود صاحب کراچی تشریف لائے اور کراچی کے ایک استقبالیہ میں قومی اسمبلی کی کاروائی کا ذکر کیا اور کہا:

''اسمبلی میں قرارداد پیش ہوئی اور اس پر بحث کیلئے پوری اسمبلی کو کمیٹی کی شکل دے دی گئی۔ کمیٹی نے یہ فیصلہ کیا کہ مرزائیوں کی دونوں جماعتیں خواہ لاہوری ہوں یا قادیانی ان کو اسمبلی میں بلایا جائے اور ان کا مؤقف سنا جائے تا کہ کل اگر ان کے خلاف فیصلہ کر دیا جائے تو وہ دنیا میں اور بیرونی ممالک میں یہ نہ کہیں کہ ہم کو بلائے بغیر اور مؤقف سنے بغیر ہمارے خلاف فیصلہ کر دیا گیا ہے۔ بطور اتمام حجت کے ان کا مؤقف سننا ہمارے لئے ضروری تھا اسلئے انکو بلایا گیا جب انہوں نے اپنے بیانات پڑھے تو ان پر 13 دن بحث ہوئی۔ 11 دن مرزا ناصر پر اور دو دن صدرالدین پر جرح ہوئی۔

اس میں شبہ نہیں کہ جب انہوں نے اپنا بیان پڑھا تو مسلمانوں کے باہمی اختلاف سے فائدہ اٹھایا اور یہ ثابت کیا کہ فلاں فرقے نے فلاں پر کفر کا دعویٰ دیا ہے اور فلاں نے فلاں کی تکفیر کی ہے۔ مسلمانوں کے باہمی اختلاف کو لے کر اسمبلیوں کے ممبران کے دل میں یہ بات بٹھا دی کہ مولویوں کا کام ہی صرف یہی ہے کہ وہ کفر کے فتوے دیتے ہیں۔ یہ کوئی ایسا مسئلہ نہیں جو کہ صرف قادیانیوں سے متعلق ہو۔ یہ انہیں تاثر دیا۔

اس میں شک نہیں کہ ممبران اسمبلی کا ذہن ہمارے موافق نہیں تھا۔ بلکہ ان سے متاثر ہو چکا تھا۔ تو ہم بڑے پریشان تھے۔ چونکہ ارکان اسمبلی کا ذہن بھی متاثر ہو چکا تھا اور ہمارے ارکان اسمبلی دینی مزاج سے بھی واقف نہ تھے اور خصوصاً جب اسمبلی ہال میں مرزا ناصر آیا تو قمیض پہنے ہوئے شلوار و شیروانی میں ملبوس بڑی پگڑی طرہ لگائے ہوئے اور سفید داڑھی تھی تو ممبران نے دیکھ کر کہا کیا یہ شکل کافر کی ہے؟ اور جب وہ بیان پڑھتا تھا تو قرآن مجید کی آیتیں پڑھتا تھا اور جب حضور اکرم ﷺ کا نام لیتا تو درود شریف بھی پڑھتا تھا اور تم اسے کافر کہتے ہو، اور دشمن کہتے ہو۔ اور پروپیگنڈے کے لحاظ سے یہ بات مشہور ہے کہ جو شخص اپنے آپ کو مسلمان کہے وہ مسلمان ہے تو جب وہ مسلمان ہونے کا دعویٰ کرتا ہے تو تمہیں کیا حق ہے کہ آپ انکو کافر کہیں؟ تو ہم اللہ سے دست بدعا تھے کہ اے مقلب القلوب ان دلوں کو پھیر دے۔ اگر تم نے بھی ہماری امداد نہ فرمائی تو یہ مسئلہ قیامت تک اسی مرحلہ میں رہ جائے گا اور حل نہیں ہوگا حتی کہ میں اتنا پریشان تھا کہ بعض اوقات مجھے رات کے تین یا چار بجے تک نیند نہیں آتی تھی۔

(ہفت روزہ لولاک لائل پور 28 دسمبر 1975ء صفحہ 18-17)(بشکریہ احمدیہ گزٹ کینیڈا مئی 2002ء)

---

ؔ یہ مفتی محمود کی زبانی ہے

## احمدیوں کو کافر قرار دینے والی اسمبلی کے متعلق
## سابق صدر پاکستان ضیاء الحق کا ''فرمان''

اسلام کی اس مزعومہ عظیم الشان خدمت کرنے والے ارکان اسمبلی کے دینی، اخلاقی کردار کے بارے میں ایک اور اسلام کے علمبردار سابق صدر پاکستان جنرل ضیاء الحق کے دور اقتدار میں قرطاس ابیض شائع ہوا تھا جس میں 1974ء کی اسمبلی کے بارے میں لکھا ہے کہ:-

''وہ لچوں، لفنگوں، ریسیوں، سمگلروں، زانیوں اور طوالت پسند پر مشتمل تھی''

کیا ان ارکان اسمبلی سے کسی بڑی اسلامی خدمت کی توقع کی جا سکتی ہے۔

---

غرض جب تک مرنے سے پہلے مر کر نہ دکھاوے تب تک اس درجہ تک نہیں پہنچتا کہ متقی ہو۔ پھر جب یہ خدا کے واسطے اپنے اوپر موت وارد کرتا ہے خدا کبھی اسے دوسری موت نہیں دیتا۔

**میں نیک دل انسان کو دور سے پہچان لیتا ہوں:** آج کل دیکھا جاتا ہے کہ جب لب کھولا جاتا ہے تو ان کی باتوں میں سوائے ہنسی اور ٹھٹھے اور دل دکھانے والے کلمات کے کچھ نکلتا ہی نہیں جو کچھ کسی برتن میں ہوتا ہے وہی باہر نکلتا ہے۔ انکی زبانیں انکے اندرون پر گواہی دیتی ہیں۔ میں تو نیک انسان کو دور سے پہچان لیتا ہوں۔ جو شخص پاک کردار اور سلیم دل لے کر آتا ہے میں تو اسی کے دیکھنے کا شوق رکھتا ہوں۔ اس کی تو گالی بھی بری معلوم نہیں ہوتی۔ مگر افسوس ایسے پاک دل بہت کم ہیں۔ (ملفوظات جلد 3 صفحہ 116-114 مطبوعہ ربوہ)

بقیہ صفحہ :: ( 1 )

ہے۔ گورنمنٹ جو اسی وراء الوراء ہستی کا ایک نہایت کمزور ساظل ہے اس میں ہم دیکھتے ہیں کہ ان کی نظر میں صادق کیسے عزیز اور معتبر ہوتے ہیں۔ وہ افسر یا ملازم جنکو گورنمنٹ نے خود کسی جگہ کا حاکم مقرر فرمایا ہوتا ہے وہ کس دلیری سے کام کرتا ہے اور ذرا بھی پوشیدگی پسند نہیں کرتا۔ مگر وہ ایک مصنوعی ڈپٹی کمشنر یا تھانہ دار وغیرہ جو جعلی طور پر کسی جگہ خود بخود حاکم بن کر لوگوں کو دھوکہ دیتے ہیں کیا وہ گورنمنٹ کے سامنے ہو سکتے ہیں؟ جب گورنمنٹ کو یہ پتا لگے گا اس کو ذلیل کرے گی اور وہ ہتھکڑی لگ کر جیل خانہ میں یا اور سزا ملے گی۔ یہی حال ہے مذہبی راستی کا جو خدا کی نظر میں صادق ہوتا ہے اس میں خدا کے نشان اور جرائت اور صداقت کے آثار ہوتے ہیں وہ ہر وقت زندہ ہوتا ہے اور اس کی عزت ہوتی ہے۔

**متقی کا مقام:** اصل میں خدا سے ڈرنے والے کو تو بڑی بڑی مشکلات ہوتی ہیں۔ انسان پاک و صاف تو تب جا کر ہوتا ہے کہ اپنے ارادوں کو اور اپنی باتوں کو بالکل ترک کر کے خدا کے ارادوں کو اسی کی رضا کے حصول کے واسطے فنا فی اللہ ہو جاوے۔ خودی اور تکبر اور نخوت سب اس کے اندر سے نکل جاوے۔ اس کی آنکھ ادھر دیکھے جدھر خدا کا حکم ہو۔ اس کے کان ادھر لگیں جدھر اس کے آقا کا فرمان ہو۔ اس کی زبان حق و حکمت کے بیان کرنے کو کھلے۔ اس کے بغیر نہ چلے جب تک اسکے لئے خدا کا اذن نہ ہو۔ اس کا کھانا، پہننا، سونا، پینا، مباشرت وغیرہ کرنا سب اس کے واسطے ہو کہ خدا نے حکم دیا ہے۔ اس واسطے نہ کھائے کہ بھوک لگی ہے بلکہ اسلئے کہ خدا کہتا ہے۔